تمہید ایمان مع

حسام الحرمین



تمہیدِ ایمان

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

اِنَّا اَرۡسَلۡنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيۡرًا ۙ لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَتُعَزِّرُوۡهُ وَتُوَقِّرُوۡهُ ؕ وَتُسَبِّحُوۡهُ بُكۡرَةً وَّ اَصِيۡلًا ۙ ترجمۂ کنزالایمان:۔ بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگوں تم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔ (الفتح ۸ تا ۹)

مسلمانو! دیکھو دینِ اسلام بھیجنے' قرآنِ مجید اُتارنے کا مقصود ہی تمہارا مولیٰ تبارک وتعالیٰ تین باتیں بتاتا ہے:

اوّل یہ کہ لوگ اللہ اور رسول (عزوجل و ﷺ) پر ایمان لائیں۔

دوئم یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کریں۔

سوئم یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت میں رہیں۔

مسلمانو! ان تینوں جلیل باتوں کی جمیل ترتیب تو دیکھو' سب میں پہلے ایمان کو فرمایا اور سب میں پیچھے اپنی عبادت کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب ﷺ کی تعظیم کو اس لئے کہ بغیر ایمان تعظیم کارآمد نہیں بہتیرے نصاریٰ ہیں کہ نبی ﷺ کی تعظیم وتکریم اور حضور پر سے دفعِ اعتراضات کافرانِ لئیم میں تصنیفیں کر چکے' لکچر دے چکے مگر جب کہ ایمان نہ لائے کچھ مفید نہیں کہ ظاہری تعظیم ہوئی' دل میں حضورِ اقدس ﷺ کی سچی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے۔ پھر جب تک نبی کریم ﷺ کی سچی تعظیم نہ ہو' عمر بھر عبادتِ الٰہی میں گزرے' سب بے کار ومردود ہے۔ بہتیرے جوگی اور راہبِ ترکِ دنیا کرکے اپنے طور پر ذکر عبادتِ الٰہی میں عمر کاٹ دیتے ہیں۔ بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے ہیں مگر ازانجا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم نہیں کیا فائدہ اصلاً قابلِ قبول بارگاہِ الٰہی نہیں' اللہ عزوجل ایسوں ہی کو فرماتا ہے۔

حِجۡرًا مَّحۡجُوۡرًا ۝ وَقَدِمۡنَاۤ اِلٰى مَا عَمِلُوۡا مِنۡ عَمَلٍ فَجَعَلۡنٰهُ هَبَآءً مَّنۡثُوۡرًا ۝

ترجمۂ کنزالایمان: انہوں کے کام کئے تھے ہم نے قصد فرما کر اُنہیں باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کردیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں"۔ (الفرقان ۲۳)

ایسوں ہی کو فرماتا ہے:

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ تَصۡلٰى نَارًا حَامِيَةً.

ترجمۂ کنزالایمان: کام کریں مشقت جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں (الغاشیہ ۳+۴)

والعیاذ باللہ تعالیٰ' مسلمانو! کہو محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم مدارِ ایمان ومدارِ نجات ومدارِ قبولِ اعمال ہوئی یا نہیں؟...... کہو ہوئی اور ضرور ہوئی!

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِیْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ﰳاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ۠ ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔ (توبہ ۲۴)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہاں میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال چیز اللہ و رسول (عزوجل و ﷺ) سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہے' اللہ (عزوجل) اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا' اسے عذاب الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیئے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تمہارے پیارے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ.

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اُسے اُس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔ ﷺ''

یہ حدیث بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے ہے اس نے تو یہ بات صاف فرمادی کہ جو حضورِ اقدس ﷺ سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے۔ ہرگز مسلمان نہیں۔ مسلمانو کہو! محمد رسول اللہ ﷺ کو تمام جہانوں سے زیادہ محبوب رکھنا مدارِ ایمان و مدارِ نجات ہوا یا نہیں؟ کہو ہوا اور ضرور ہوا۔ یہاں تک تو سارے کلمہ گو خوشی خوشی قبول کرلیں گے کہ ہاں ہمارے دل میں محمد رسول اللہ ﷺ کی عظیم عظمت ہے۔ ہاں ہاں بھائیو! خدا ایسا ہی کرے مگر ذرا کان لگا کر اپنے رب کا ارشاد سنو:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

الٓمّٓ ۚ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ

ترجمۂ کنزالایمان: کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں کہ کہیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔ (العنکبوت ا تا ۲)

یہ آیت مسلمانوں کو ہوشیار کررہی ہے کہ دیکھو کلمہ گوئی اور زبانی ادعائے مسلمانی پر تمہارا چھٹکارا نہ ہوگا۔ ہاں ہاں سنتے ہو! آزمائے جاؤ گے آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان ٹھہرو گے۔ ہر شے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس کی حقیقی و واقعی ہونے کو درکار ہیں' وہ اس میں ہیں یا نہیں؟ ابھی قرآن و حدیث ارشاد فرماچکے کہ ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں۔ (ا) محمد ﷺ کی تعظیم اور (۲) محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم' تو اس کی

آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم' کتنی ہی عقیدت' کتنی ہی دوستی' کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو' جیسے تمہارے باپ' تمہارے اُستاذ' تمہارے پیر' تمہاری اولاد' تمہارے بھائی' تمہارے احباب' تمہارے اصحاب' تمہارے مولوی' تمہارے حافظ' تمہارے مفتی' تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کے باشد' جب وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کریں اصلاً تمہارے قلب میں اُن کی عظمت اُن کی محبت کا نام ونشان نہ رہے۔ فوراً اُن سے الگ ہوجاؤ' اُن کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو' اُن کی صورت' اُن کے نام سے نفرت کھاؤ۔ پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے دوستی اُلفت کا پاس کرو نہ اُس کی مولویت' مشیخت' بزرگی' فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ ﷺ ہی کی غلامی کی بنا پر تھا جب یہ شخص اُن ہی کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا؟ اس کے جبے عمامے پر کیا جائیں' کیا بہتیرے یہودی جبے نہیں پہنتے؟ کیا عمامے نہیں باندھتے؟ اُس کے نام وعلم وظاہری فضل کو لے کر کیا کریں؟ کیا بہتیرے پادری' بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم وفنون نہیں جانتے اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی اس نے حضور ﷺ سے گستاخی کی اور تم نے اُن سے دوستی نباہی یا اسے ہر برے سے بدتر برا نہ جانا یا اُسے برا کہنے پر برا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پرواہی منائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی۔ تو للہ اب تم ہی انصاف کرلو کہ تم ایمان کے امتحان (قرآن وحدیث نے جس پر حصولِ ایمان کا مدار رکھا تھا) اس سے کتنی دور نکل گئے۔ مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ہوگی وہ ان کے بدگو کی وقعت کرسکے گا۔ اگرچہ اس کا پیر یا اُستاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو' جسے محمد رسول اللہ ﷺ تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا۔ اگرچہ اُسکا دوست یار اور یا پسر ہی کیوں نہ ہو' للہ اپنے حال پر رحم کرو اپنے رب کی بات سنو' دیکھو وہ کیوں کر تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے' دیکھو:

تمہاری رب عزوجل فرماتا ہے کہ:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ط اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ ترجمۂ کنزالایمان: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا۔ جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے۔ سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔ (المجادلۃ ۲۲)

اس آیتِ کریمہ میں صاف فرمادیا جو اللہ عزوجل یا رسول ﷺ کی جناب میں گستاخی کرے' مسلمان اس سے دوستی نہ کرے گا۔ جس کا صریح یہ مفاد ہوا کہ جو اس سے دوستی کرے وہ مسلمان نہ ہوگا۔ پھر اس حکم کا قطعاً عام ہونا بالتصریح اِرشاد

فرمایا کہ باپ' بیٹے' بھائی' عزیز سب کو گنایا یعنی کوئی کیسا ہی تمہارے زعم میں معظم یا کیسا ہی تمہیں بالطبع محبوب ہو ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اس سے محبت نہیں رکھ سکتے اس کی وقعت نہیں مان سکتے ورنہ مسلمان نہ رہو گے۔ مولی سبحانہ' وتعالیٰ کا اتنا فرمانا ہی مسلمان کے لئے بس تھا مگر دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا اپنی عظیم نعمتوں کا لالچ دلاتا ہے کہ اگر اللہ و رسول (عزوجل و ﷺ) کی عظمت کے آگے تم نے کسی کا پاس نہ کیا کسی سے علاقہ نہ رکھا تو تمہیں کیا کیا فائدے حاصل ہوں گے۔

١۔ اللہ تعالیٰ (عزوجل) تمہارے دلوں میں ایمان نقش کر دے گا۔ جس میں ان شاء اللہ تعالیٰ (عزوجل) حسنِ خاتمہ کی بشارتِ جلیلہ ہے کہ اللہ (عزوجل) کا لکھا نہیں مٹتا۔

٢۔ اللہ تعالیٰ (عزوجل) روح القدس سے تمہاری مدد فرمائے گا۔

٣۔ تمہیں ہمیشگی کی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔

٤۔ تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے' خدا والے ہو جاؤ گے۔

٥۔ منہ مانگی مرادیں پاؤ گے بلکہ امید وخیال وگمان سے کروڑوں درجے افزوں۔

٦۔ سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہو گا۔

٧۔ یہ کہ فرماتا ہے میں تم سے راضی تم مجھ سے راضی' بندے کیلئے اس سے زائد اور کیا نعمت ہوتی کہ اس کا رب اس سے راضی ہو مگر انتہائے بندہ نوازی یہ کہ فرمایا اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

مسلمانو! خدا لگتی کہنا اگر آدمی کروڑ جانیں رکھتا ہو اور وہ سب کی سب ان عظیم دولتوں پر نثار کر دے تو واللہ کہ مفت پائیں' پھر زید وعمرو سے علاقہ تعظیم ومحبت یک لخت قطع کر دینا کتنی بڑی بات ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ (عزوجل) ان بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرما رہا ہے۔ اور اُس کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ قرآنِ کریم کی عادتِ کریمہ ہے کہ جو حکم فرماتا ہے جیسا کہ اس کے ماننے والوں کو اپنی نعمتوں کی بشارت دیتا ہے۔ نہ ماننے والوں پر اپنے عذابوں کا تازیانہ بھی رکھتا ہے کہ جو پست ہمت نعمتوں کا لالچ میں نہ آئیں سزاؤں کے ڈر سے راہ پائیں وہ عذاب بھی سن لیجئے:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔ (التوبہ ٢٣)

اور فرماتا ہے کہ:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ.

اور فرماتا ہے کہ:

تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ. وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَيْتُمْ وَمَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ

السَّبِيْلِ o اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ يَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ o لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ج يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ج يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ. ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں خفیہ پیامِ محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے بے شک وہ سیدھی راہ سے بہکا۔ ہرگز کام نہ آئیں گے تمہیں تمہارے رشتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن تمہیں اُن سے الگ کر دے گا اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ (الممتحنۃ ۱ تا ۳)

اور فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ.

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں جو کوئی اُن سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے بیشک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔ (المآئدہ ۵۱)

پہلی دو آیتوں میں تو ان سے دوستی کرنے والوں کو ظلم و گمراہی فرمایا تھا، اس آیت کریمہ نے بالکل تصفیہ فرمادیا کہ جو ان سے دوستی رکھے وہ بھی ان ہی میں سے ہے، ان ہی کی طرح کافر ہے۔ ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا اور وہ کوڑا بھی یاد رکھئے کہ ان سے میل رکھتے ہو اور میں تمہارے چھپے ظاہر سب کو خوب جانتا ہوں۔ اب وہ رسی بھی سن لیجئے جس میں رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والے باندھے جائیں گے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ o

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیتے ہیں ان کیلئے درد ناک عذاب ہے۔ (التوبۃ ۶۱)

اور فرماتا ہے کہ:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا.

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایذاء دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا میں اور آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذات کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (احزاب ۵۷)

اللہ عزوجل ایذاء سے پاک ہے۔ اُسے کون ایذاء دے سکتا ہے۔ مگر حبیب ﷺ کی شان میں گستاخی کو اپنی ایذاء فرمایا۔

ان آیتوں سے اس شخص پر جو رسول اللہ ﷺ کے بدگویوں سے محبت کا برتاؤ کرے، سات کوڑے ثابت ہوئے۔

۱) وہ ظالم ہے۔ ۲) گمراہ ہے۔ ۳) کافر ہے۔ ۴) اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ۵) وہ آخرت میں ذلیل و خوار ہوگا۔ ۶) اس نے اللہ واحد قہار کو ایذاء دی۔ ۷) اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اے مسلمان! اے مسلمان! اے امتی سیّد الانس والجان ﷺ! خدارا ذرا انصاف کر، وہ سات بہتر ہیں جو ان لوگوں سے یک لخت ترک علاقہ کر دینے پر ملتے ہیں کہ ۱) دل میں ایمان جم جائے۔ ۲) اللہ مددگار ہو۔ ۳) جنت مقام ہو۔ ۴) اللہ

والوں میں شمار ہو۔۵) مرادیں ملیں۔۶) خدا تجھ سے راضی ہو۔۷) تو خدا سے راضی ہو یا یہ سات بھلے ہیں جوان لوگوں سے تعلق لگا رہنے پر پڑیں گے کہ ۱) ظالم۔۲) گمراہ۔۳) کافر۔۴) جہنمی ہو۔۵) آخرت میں خوار ہو۔۶) خدا کو ایذاء دے۔۷) خدا دونوں جہان میں لعنت کرے۔ ہیہات ہیہات کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ سات اچھے ہیں' کون کہہ سکتا ہے کہ وہ سات چھوڑنے کے ہیں۔ مگر جانِ برادر! خالی یہ کہہ دینا تو کام نہیں دیتا وہاں تو امتحان کی ٹھہری ہے ابھی آیت سُن چکے الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ' کیا اس بھلاوے میں ہو کہ بس زبان سے کہہ کر چھوٹ جاؤ گے امتحان نہ ہوگا؟ الخ

ہاں یہی امتحان کا وقت ہے!

دیکھو یہ اللہ واحد وقہار کی طرف سے تمہاری جانچ ہے۔ دیکھو وہ فرما رہا ہے کہ تمہارے رشتے علاقے قیامت میں کام نہ آئیں گے' مجھ سے توڑ کر کس سے جوڑتے ہو۔ دیکھو وہ فرما رہا ہے کہ میں غافل نہیں' میں بے خبر نہیں' تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں' تمہارے اقوال سُن رہا ہوں۔ تمہارے دلوں کی حالت سے خبردار ہوں' دیکھو بے پروائی نہ کرو' پرائے پیچھے اپنی عاقبت نہ بگاڑو' اللہ و رسول (عزوجل و ﷺ) کے مقابل ضد سے کام نہ لو' دیکھو وہ تمہیں اپنے سخت عذاب سے ڈراتا ہے' اس کے عذاب سے کہیں پناہ نہیں' دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے' بے اُس کی رحمت کے کہیں نباہ نہیں' دیکھو اور گناہ تو نرے گناہ ہوتے ہیں۔ جن پر عذاب کا استحقاق ہو مگر ایمان نہیں جاتا' عذاب ہو کر خواہ رب کی رحمت حبیب کی شفاعت سے بے عذاب ہی چھٹکارا ہو جائے گا یا ہو سکتا ہے۔ مگر یہ محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کا مقام ہے اُنکی عظمت اُن کی محبت مدارِ ایمان ہے قرآنِ مجید کی آیتیں سُن چکے کہ جو اس معاملہ میں کمی کرے اس پر دونوں جہان میں خُدا کی لعنت ہے۔ دیکھو جب ایمان گیا پھر اصلاً ابد الآباد تک کبھی کسی طرح ہرگز اصلاً عذابِ شدید سے رہائی نہ ہوگی۔ گستاخی کرنے والے جن کا تم یہاں کچھ پاس لحاظ کرو وہاں اپنی بھگت رہے ہونگے تمہیں بچانے نہ آئیں گے اور آئیں تو کیا کر سکتے ہیں' پھر ایسوں کا لحاظ کر کے اپنی جان کو ہمیشہ ہمیشہ غضبِ جبار و عذابِ نار میں پھنسا دینا کیا عقل کی بات ہے۔ للہ للہ ذرا دیر کو اللہ و رسول کے سوا سب این و آں سے نظر اُٹھا کر آنکھیں بند کرو اور گردن جھکا کر اپنے آپ کو اللہ واحدِ قہار کے سامنے حاضر سمجھو اور نرے خالص سچے اسلامی دل کے ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ کی عظیم عظمت بلند عزتِ رفیع وجاہت جوان کے رب نے انہیں بخشی اور ان کی تعظیم' اُن کی توقیر پر ایمان و اسلام کی بناء رکھی اسے دل میں جما کر انصاف و ایمان سے کہو کیا جس نے کہا کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نصِ قطعی ہے؟ اُس نے محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی نہ کی؟ کیا اُس نے ابلیسِ لعین کے علم کو رسول اللہ ﷺ کے علمِ اقدس پر نہ بڑھایا؟ کیا وہ رسول اللہ ﷺ کی وسعتِ علم سے کافر ہو کر شیطان کی وسعتِ علم پر ایمان نہ لایا؟ مسلمانو خود اس بدگو سے اتنا ہی کہہ دیکھو کہ او علم میں شیطان کے ہمسر دیکھو! تو وہ برا مانتا ہے یا نہیں۔ حالانکہ اُسے تو علم میں شیطان سے کم بھی نہ کہا بلکہ شیطان کے برابر ہی بتایا پھر کم کہنا کیا توہین نہ ہوگی؟ اور اگر وہ اپنی بات پالنے کو اس پر ناگواری ظاہر نہ کرے اگرچہ دل میں قطعاً گوارا مانے گا تو اسے چھوڑیئے اور کسی معظم سے کہہ دیجئے اور پورا ہی امتحان مقصود ہو تو کیا کچہری میں جا کر آپ کسی حاکم کو ان ہی لفظوں سے تعبیر کر سکتے ہیں؟ دیکھئے! ابھی ابھی کھلا جاتا ہے کہ

توہین ہوئی اور بے شک ہوئی پھر کیا رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنا کفر نہیں' ضرور ہے اور بالیقیں ہے۔ کیا جس نے شیطان کی وسعتِ علم کو نص سے ثابت مان کر حضورِ اقدس ﷺ کے لئے وسعتِ علم ماننے والے کو کہا تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور کہا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ اُس نے ابلیسِ لعین کو خدا کا شریک مانا یا نہیں؟ ضرور مانا کہ جو بات مخلوق میں ایک کے لئے ثابت کرنا شرک ہوگی۔ وہ جس کسی کے لئے ثابت کی جائے قطعاً شرک ہی رہے گی کہ خُدا (عزوجل) کا شریک کوئی نہیں ہوسکتا' جب رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ وسعتِ علم ماننی شرک ٹھہرائی جس میں کوئی حصہ ایمان کا نہیں تو ضرور اتنی وسعتِ خدا کی وہ خاص صفت ہوئی جس کو خدائی لازم ہے جب تو نبی کے لئے اس کا ماننے والا کافر مشرف ہوا اور اس نے وہی وسعت وہی صفت خوداپنے منہ ابلیس کے لئے ثابت مانی تو صاف صاف شیطان کو خدا کا شریک ٹھہرایا۔

مسلمانو کیا یہ اللہ عزوجل اور اُس کے رسول ﷺ دونوں کی توہین نہ ہوئی؟ ضرور ہوئی' اللہ (عزوجل) کی توہین تو ظاہر ہے کہ اس کا شریک بنایا اور وہ بھی کسے؟ ابلیسِ لعین کو اور رسول اللہ ﷺ کی توہین یوں کہ ابلیس کا مرتبہ اتنا بڑھا دیا کہ وہ تو خدا کی خاص صفت میں حصہ دار ہے اور یہ اس سے ایسے محروم کہ اُن کے لئے ثابت مانو تو مشرک ہو جاؤ۔

مسلمانو! کیا خدا اور رسول (عزوجل و ﷺ) کی توہین کرنے والا کافر نہیں؟ ضرور ہے۔ کیا جس نے کہا کہ بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے' کیا اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو صریح گالی نہ دی؟ کیا نبی کریم ﷺ کو اتنا ہی علمِ غیب دیا گیا تھا جتنا ہر پاگل اور ہر چوپائے کو حاصل ہے؟

مسلمان! مسلمان! اے محمد رسول اللہ ﷺ کے اُمتی! تجھے اپنے دین وایمان کا واسطہ' کیا اس ناپاک ملعون گالی کے صریح ہونے میں تجھے کچھ شبہ گزرسکتا ہے؟ معاذ اللہ کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت تیرے دل سے ایسی نکل گئی ہو کہ اس شدید گالی میں بھی ان کی توہین نہ جانے اور اگر اب بھی تجھے اعتبار نہ آئے تو خود اُن ہی بدگویوں سے پوچھ! دیکھ کہ آیا تمہیں اور تمہارے اُستادوں' پیرجیوں کو کہہ سکتے ہیں کہ اے فُلاں! تجھے اتنا ہی علم ہے۔ جتنا سور کو ہے' تیرے اُستاد کو ایسا ہی علم تھا جیسا کتے کو ہے' تیرے پیر کو اسی قدر علم تھا جیسا گدھے کو ہے' یا مختصر طور پر اتنا ہی ہو کہ او علم میں اُلّو گدھے' کتے' سور کے ہمسرو! دیکھو تو وہ اس میں اپنی اور اپنے اُستاد پیر کی توہین سمجھتے ہیں یا نہیں؟ قطعاً سمجھیں گے اور قابو پائیں تو سر ہو جائیں' پھر کیا سبب ہے کہ جو کلمہ اِن کے حق میں توہین وکسرِ شان ہو' محمد رسول اللہ ﷺ کی توہین نہ ہو' کیا معاذ اللہ ان کی عظمت ان سے بھی گئی گذری ہے؟ کیا اسی کا نام ایمان ہے؟ حاشَ للہ! حاشَ للہ! کیا جس نے کہا کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے' پھر اگر زید اسکا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر علمِ غیب کو منجملہ کمالاتِ نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے۔ جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہوسکتا ہے؟ اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیرِ نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے' انتہٰی۔ کیا رسول اللہ ﷺ اور جانوروں پاگلوں میں فرق نہ جاننے والا حضور کو گالی نہیں دیتا'

کیا اُس نے اللہ عزوجل کے کلام کا صراحۃً رد وابطال نہ کردیا' دیکھو:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ ط وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا.

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (النساء ۱۱۳)

یہاں نامعلوم باتوں کا علم عطا فرمانے کو اللہ عزوجل نے اپنے حبیب ﷺ کے کمالات ومدائح میں شمار فرمایا اور فرماتا ہے کہ:

وَاِنَّہٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰہُ.

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ بیشک وہ صاحبِ علم ہے ہمارے سکھائے سے۔ (یوسف ۶۸)

وَبَشَّرُوْہُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ.

ترجمۂ کنزالایمان: اور اسے ایک علم والے لڑکے کی بشارت دی۔ (ذاریات ۲۸)

اور فرماتا ہے کہ:

وَعَلَّمْنٰہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا.

ترجمۂ کنزالایمان: اور اسے علمِ لدنی عطا کیا۔ (الکھف ۶۵)

وغیرہا آیات' جن میں اللہ تعالیٰ (عزوجل) نے علم کو کمالاتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام والثناء میں گنا۔ اب زید کی جگہ اللہ عزوجل کا نامِ پاک لیجئے اور علمِ غیب کی جگہ مطلق علم' جس کا ہر چوپائے کو ملنا اور بھی ظاہر ہے اور دیکھئے کہ اس بدگوئے مصطفیٰ کی تقریر کس طرح کلام اللہ عزوجل کا رد کر رہی ہے۔ یعنی یہ بدگو خدا کے مقابل کھڑا ہو کر کہہ رہا ہے کہ آپ (یعنی نبی ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام) کی ذاتِ مقدسہ پر علم کا اطلاق کیا جانا اگر بقولِ خدا صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علوم' اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں حضور اور دیگر انبیاء کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم کہا جائے' پھر اگر خدا اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم کہوں گا تو پھر علم کو منجملہ کمالاتِ نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے۔ جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہوسکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے تو نبی اور غیرِ نبی میں وجہ فرق بیان کرنا لازم ہے' اور اگر تمام علوم مراد ہیں' اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا اعلان دلیل نقلی وعقلی سے ثابت ہے۔ انتہیٰ۔

پس ثابت ہوا کہ خدا کے وہ سب اقوال اسکی دلیل سے باطل ہیں۔

مسلمانو! دیکھا کہ اس بدگو نے فقط محمد رسول اللہ ﷺ ہی کو گالی نہ دی بلکہ اُن کے رب عزوجل کے کلاموں کو بھی باطل ومردود کردیا۔

مسلمانو! جس کی جرأت یہاں تک پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ کے علمِ غیب کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے ملادے۔ اور ایمان واسلام وانسانیت سے آنکھیں بند کر کے صاف کہہ دے کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے؟ اس سے کیا تعجب کہ خدا کے کلاموں کو رد کرے' باطل بتائے' پس پشت ڈالے' زیر پا ملے بلکہ جو یہ سب کچھ کلام اللہ کے ساتھ کر چکا وہی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس گالی پر جرأت کر سکے گا۔ مگر ہاں اس سے دریافت کرو کہ آپ کی یہ تقریر خود آپ اور آپ کے اساتذہ میں جاری ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اور اگر ہے تو کیا جواب ہے؟ ہاں ان بدگویوں سے کہو! کیا آپ حضرات اپنی تقریر کے طور پر جو آپ نے محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں جاری کی' خود اپنے آپ سے اس دریافت کی اجازت دے سکتے ہیں کہ آپ صاحبوں کو عالمِ فاضل مولوی ملاچنیں چناں فلاں فلاں کیوں کہا جاتا ہے اور حیوانات و بہائم مثلاً کتے سور کو کوئی ان الفاظ سے تعبیر نہیں کرتا۔ ان مناصب کے باعث آپ کے اتباع واذناب آپ کی تعظیم تکریم وتوقیر کیوں کرتے' دست و پا پر بوسہ دیتے ہیں۔ اور جانوروں مثلاً الو' گدھے کے ساتھ کوئی یہ برتاؤ نہیں برتتا اس کی وجہ کیا ہے؟ کل علم تو قطعاً آپ صاحبوں کو بھی نہیں اور بعض میں آپ کی کیا تخصیص؟ ایسا علم تو الو' گدھے' کتے اور سب کو حاصل ہے تو چاہئے کہ ان سب کو عالم و فاضل وچنیں وچناں کہا جائے۔ پھر اگر آپ اس کا التزام کریں کہ ہاں ہم سب کو علماء کہیں گے تو پھر علم کو آپ کے کمالات میں کیوں شمار کیا جاتا ہے۔ جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو' گدھے' کتے' سور سب کو حاصل ہو وہ آپ کے کمالات سے کیوں ہوا؟ اور اگر التزام نہ کیا جائے تو آپ ہی کے بیان سے آپ میں اور گدھے' کتے' سور میں وجہِ فرق بیان کرنا ضروری ہے۔ فقط

مسلمانو! یوں دریافت کرتے ہی بعونہ تعالیٰ صاف کھل جائے گا اور ان بدگویوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کو کیسی صریح شدید گالی دی اور ان کے رب عزوجل کے قرآنِ مجید کو جابجا کیسا رد و باطل کر دیا۔ مسلمانو! خاص اس بدگو اور اس کے ساتھیوں سے پوچھو ان پر خود ان کے اقرار سے قرآنِ عظیم کی یہ آیات چسپاں ہوئیں یا نہیں۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے کہ:

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ. لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا. وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا. وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ط أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک ہم نے جہنم کیلئے پیدا کئے بہت جن اور آدمی وہ دل رکھتے ہیں جن میں سمجھ نہیں اور وہ کان جن سے سنتے نہیں وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ وہی غفلت میں پڑے ہیں۔ (اعراف ۱۷۹)

اور فرماتا ہے کہ:

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ ط أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ۝ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ط إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۝ ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا تم اس کی نگہبانی کا ذمہ لوگے۔ یا یہ سمجھتے ہو کہ ان میں بہت کچھ سنتے یا سمجھتے ہیں وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ اُن سے بھی بدتر گمراہ۔ (الفرقان ۴۳ تا ۴۴)

ان بدگویوں نے چوپایوں کا علم تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علم کے برابر مانا۔ اب ان سے پوچھئے کیا تمہارا علم انبیاء یا خود حضور سیّد الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے برابر ہے' ظاہراً اس کا دعویٰ نہ کریں گے اور اگر کہہ بھی دیں کہ جب چوپایوں سے برابری کردی' آپ تو دوپائے ہیں برابری مانتے کیا مشکل ہے' تو یوں پوچھئے تمہارے اُستادوں' پیروں' ملاؤں میں کوئی بھی ایسا گزرا جو تم سے علم میں زیادہ ہو یا سب ایک برابر ہو؟

آخر کہیں تو فرق نکالیں گے تو اُن کے وہ اُستاد وغیرہ تو ان کے اقرار سے علم میں چوپائیوں کے برابر ہوئے اور یہ اُن سے علم میں کم ہیں' جب تو انکی شاگردی کی اور جو ایک مساوی سے کم ہو دوسرے سے بھی ضرور کم ہوگا تو یہ حضرات خود اپنی تقریر کی رو سے چوپائیوں سے بڑھ کر گمراہ ہوئے اور ان آیتوں کے مصداق ٹھہرے۔

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ط وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۝

ترجمۂ کنزالایمان: مار ایسی ہوتی ہے اور بے شک آخرت کی مار سب سے بڑی کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ (القلم ۳۳)

مسلمانو! یہ حالتیں تو ان کلمات کی تھیں جن میں انبیائے کرام و حضور پرنور سیّد الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہاتھ صاف کئے گئے' پھر ان عبارات کا کیا پوچھنا جن میں اصالۃً بالمقصد ربُ العزت عز جلالہ کی عزت پر حملہ کیا گیا ہو۔

خدارا انصاف کیا جس نے کہا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوعِ کذبِ باری کا قائل نہیں ہوں یعنی وہ شخص اس کا قائل ہے کہ خدا بالفعل جھوٹا ہے جھوٹ بولا جھوٹ بولتا ہے۔ اس کی نسبت یہ فتویٰ دینے والا کہ اگرچہ اس نے تاویلِ آیات میں خطا کی مگر تاہم اس کو کافر یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہئے جس نے کہا کہ اس کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہئے۔ جس نے کہا کہ اس میں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے۔ حنفی' شافعی پر طعن و تضلیل نہیں کرسکتا یعنی خدا کو معاذ اللہ جھوٹا کہنا بہت سے علمائے سلف کا بھی مذہب تھا۔ یہ اختلاف حنفی' شافعی کا سا ہے۔ کسی نے ہاتھ ناف سے اوپر باندھے' کسی نے نیچے' ایسا ہی اسے بھی سمجھو کہ کسی نے خدا کو سچا کہا کسی نے جھوٹا' لہٰذا ایسے تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہئے۔ یعنی جو خدا کو جھوٹا کہے اسے گمراہ کیا' معنی گنہگار بھی نہ کہو' کیا جس نے یہ سب تو اس مکذبِ خدا کی نسبت بتایا اور یہیں خود اپنی طرف سے باوصف اس بے معنی اقرار کہ قدرۃ علی الکذب مع امتناع الوقوع مسئلہ اتفاقیہ ہے صاف صریح کہہ دیا کہ وقوعِ کذب کے معنی درست ہوگئے۔ یعنی یہ بات ٹھیک ہوگئی کہ خدا سے کذب واقع ہوا' کیا یہ شخص مسلمان رہ سکتا ہے؟ کیا جو ایسے کو مسلمان سمجھے خود مسلمان ہوسکتا ہے؟

مسلمانو! خدارا انصاف' ایمان نام کاہے کا تھا؟ تصدیقِ الٰہی کا' تصدیق کا صریح مخالف کیا ہے' تکذیب' تکذیب کے کیا معنی ہیں؟ کسی کی طرف کذب منسوب کرنا۔ جب صراحۃً خدا کو کاذب کہہ کر بھی ایمان باقی رہے تو خدا جانے ایمان کس جانور کا نام ہے؟ خدا جانے مجوس و ہنود و نصاریٰ و یہود کیوں کافر ہوئے؟ ان میں تو کوئی صاف اپنے معبود کو جھوٹا بھی نہیں بتاتا۔ ہاں معبود برحق کی باتوں کو یوں نہیں مانتے کہ انہیں اسکی باتیں ہی نہیں جانتے یا تسلیم نہیں کرتے ایسا تو دنیا کے پردے پر کوئی کافر سا کافر بھی شاید نہ نکلے کہ خدا کو خدا مانتا' اسکے کلام کو اسکا کلام جانتا اور پھر بے دھڑک کہتا ہو کہ اس نے جھوٹ کہا' اس سے وقوعِ کذب کے معنی درست ہوگئے۔

غرض کوئی ذی انصاف شک نہیں کرسکتا کہ ان تمام بدگویوں نے منہ بھر کر اللہ و رسول کو گالیاں دیں ہیں' اب یہی وقتِ امتحانِ الٰہی ہے' واحدِ قہار جبار عزجلالہ سے ڈرو اور وہ آیتیں کہ اوپر گزریں' پیشِ نظر رکھ کر عمل کرو۔ آپ تمہارا ایمان تمہارے دلوں میں تمام بدگویوں سے نفرت بھردے گا۔ ہرگز اللہ و رسول جل وعلاو ﷺ کے مقابل تمہیں اُنکی حمایت نہ کرنے دے گا تم کو اُن سے گھن آئے گی نہ کہ ان کی پچ کرو' اللہ و رسول (عزوجل و ﷺ) کے مقابل اُنکی گالیوں میں مہمل و بیہودہ تاویل گڑھو۔

للہ اِنصاف! اگر کوئی شخص تمہارے ماں' باپ' اُستاذ' پیر کو گالیاں دے اور نہ صرف زبانی بلکہ لکھ لکھ کر چھاپے' شائع کرے۔ کیا تم اس کا ساتھ دو گے یا اس کی بات بنانے کو تاویلیں گڑھو گے یا اس کے بکنے سے بے پرواہی کر کے اس سے بدستور صاف رہو گے؟ نہیں نہیں! اگر تم میں انسانی غیرت' انسانی حمیت' ماں باپ کی عزت حرمت عظمت محبت کا نام نشان بھی لگا رہ گیا ہے تو اس بدگو دشنامی کی صورت سے نفرت کرو گے' اس کے سائے سے دور بھاگو گے' اس کا نام سن کر غیظ لاؤ گے جو اس کے لئے بناوٹیں گڑھے' اس کے بھی دشمن ہو جاؤ گے' پھر خدا کے لئے ماں باپ کو ایک پلہ میں رکھو اور اللہ واحد قہار و محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت و عظمت پر ایمان کو دوسرے پلے میں' اگر مسلمان ہو تو ماں باپ کی عزت کو اللہ و رسول ﷺ کی عزت سے کچھ نسبت نہ مانو گے' ماں باپ کی محبت وحمایت کو اللہ و رسول ﷺ کی محبت و خدمت کے آگے ناچیز جانو گے تو واجب واجب واجب' لاکھ لاکھ واجب سے بڑھ کر واجب کہ ان کے بدگو سے وہ نفرت و دوری و غیظ و جدائی ہو کہ ماں باپ کے دشنام دہندہ کے ساتھ اس کا ہزاروں حصہ نہ ہو۔

یہ ہیں وہ لوگ جن کیلئے ان سات نعمتوں کی بشارت ہے۔ مسلمانو! تمہارا یہ ذلیل خیر خواہ اُمید کرتا ہے کہ اللہ واحدِ قہار کی آیات اور اس بیانِ شافی واضح البینات کے بعد اس بارہ میں آپ سے زیادہ عرض کی حاجت نہ ہو۔ تمہارے ایمان خود ہی ان بدگویوں سے وہی پاک مبارک الفاظ بول اُٹھیں گے جو تمہارے رب عزوجل نے قرآنِ عظیم میں تمہارے سکھانے کو قوم ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے نقل فرمائے۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ ۔

اور فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارے لئے اچھی پیروی تھی ابراہیم اور اس کے ساتھ والوں میں جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا بے شک ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے جنہیں اللہ کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ظاہر ہوگئی ہمیشہ کیلئے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان لاؤ۔ بے شک تمہارے لئے ان میں سے اچھی پیروی تھی۔ اسے جو اللہ اور پچھلے دن کا اُمیدوار ہو اور جو منہ پھیرے تو بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں

سراہا۔ (ممتحنہ ۴تا۶)

یعنی وہ جو تم سے یہ فرمارہا ہے کہ جس طرح میرے خلیل اور ان کے ساتھ والوں نے کیا کہ میرے لئے اپنی قوم کے صاف دشمن ہوگئے اور تنکا توڑ کر ان سے جدائی کرلی اور کہہ دیا کہ ہم سے تم سے کچھ علاقہ نہیں، ہم تم سے قطعی بیزار ہیں، تمہیں ایسا ہی کرنا چاہئے۔ یہ تمہارے بھلے کو تم سے فرمارہے ہیں، مانو تو تمہاری خیر ہے نہ مانو تو اللہ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں۔ جہاں وہ میرے دشمن ہوئے اُنکے ساتھ تم بھی سہی، میں تمام جہان سے غنی ہوں تمام خوبیوں سے موصوف، جل وعلا وتبارک وتعالیٰ۔

یہ قرآنِ حکیم کے احکام تھے۔ اللہ تعالیٰ (عزوجل) جس سے بھلائی چاہے گا ان پر عمل کی توفیق دے گا مگر یہاں دو فرقے ہیں۔ جو کو ان احکام میں عذر پیش آتے ہیں۔ اوّل بے علم نادان، اُن کے عذر دو قسم کے ہیں عذرِ اوّل فلاں تو ہمارا اُستاد یا بزرگ دوست ہے۔ اس کا جواب تو قرآنِ عظیم کی متعدد آیات سے سُن چکے کہ رب عزوجل نے بار بار بتا کر صراحۃً فرمادیا کہ غضبِ الٰہی سے بچنا چاہتے ہو تو اس باب میں اپنے باپ کی بھی رعایت نہ کرو۔ عذرِ دوم صاحب یہ بدگو لوگ بھی تو مولوی ہیں، بھلا مولویوں کو کیوں کر کافر سمجھیں یا برا جانیں؟ اس کا جواب:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ ترجمۂ کنزالایمان: بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرالیا اور اللہ نے اسے باوصف علم کے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈالا تو اللہ کے بعد اسے کون راہ دکھائے تو کیا تم دھیان نہیں کرتے۔ (جاثیہ ۲۳)

اور فرماتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ○ ترجمۂ کنزالایمان: وہ جن پر توریت کا بوجھ رکھا گیا، پھر اُنہوں نے اسے نہ اٹھایا ان کا حال اُس گدھے کا سا ہے۔ جس پر کتابیں لدی ہوں، کیا بری مثال ہے اُن کی جنہوں نے خُدا کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ (جمعہ ۵)

وَ اتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ○ وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَ لٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ ج فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ج اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ج فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ○ سَآءَ مَثَلَا الْقَوْمُ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ اَنْفُسَهُمْ كَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ○ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ ج وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب انہیں اِس کا احوال سُناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں تو وہ ان سے صاف نکل گیا تو

شیطان اس کے پیچھے لگا تو گمراہوں میں ہوگیا اور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے اُٹھا لیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا تابع ہوا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے یہ حال ہے اُن کا جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو تم نصیحت سناؤ کہ کہیں وہ دھیان کریں کیا بری کہاوت ہے ان کی جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اپنی ہی جان کا برا کرتے تھے جسے اللہ راہ دکھائے تو وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو وہی نقصان میں رہے۔ (اعراف ۱۷۵ تا ۱۷۷)

یعنی ہدایت کچھ علم پر نہیں خدا کے اختیار ہے۔ یہ آیتیں ہیں اور حدیثیں جو گمراہ عالموں کی مذمت میں ہیں ان کا شمار ہی نہیں یہاں تک کہ ایک حدیث میں ہے کہ:

دوزخ کے فرشتے بت پرستوں سے پہلے انہیں پکڑیں گے' یہ کہیں گے کیا ہمیں بت پوجنے والوں سے بھی پہلے لیتے ہو' جواب ملے گا لَيْسَ مَنْ يَعْلَمَ كَمَنْ لَّا يَعْلَمْ ''جاننے والے اور انجان برابر نہیں''۔ بھائیو! عالم کی عزت تو اس بنا پر تھی کہ وہ نبی کا وارث ہے' نبی کا وارث وہ جو ہدایت پر ہو اور جب گمراہی پر ہے تو نبی کا وارث ہوا یا شیطان کا؟ اس وقت اس کی تعظیم نبی کی تعظیم ہوتی۔ اب اس کی تعظیم شیطان کی تعظیم ہوگی۔

یہ اس صورت میں ہے کہ عالم کفر سے نیچے کسی گمراہی میں ہو جیسے بدمذہبوں کے علماء' پھر اس کا کیا پوچھنا جو خود کفرِ شدید میں ہو اُسے عالمِ دین جاننا ہی کُفر ہے نہ کہ عالمِ دین جان کر اُس کی تعظیم۔

بھائیو! علم اس وقت نفع دیتا ہے کہ دین کے ساتھ ہو ورنہ پنڈت یا پادری کیا اپنے یہاں کے عالم نہیں۔ ابلیس کتنا بڑا عالم تھا پھر کیا کوئی مسلمان اُس کی تعظیم کرے گا؟ اُسے تو معلم الملکوت کہتے ہیں یعنی فرشتوں کو علم سکھاتا تھا۔ جب سے اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم سے منہ موڑا۔ حضور ﷺ کا نور کہ پیشانی آدم علیہ السلام میں رکھا گیا' اسے سجدہ نہ کیا' اُس وقت سے لعنتِ ابدی کا طوق اُس کے گلے میں پڑا' دیکھو جب سے اُس کے شاگردانِ رشید اُس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں' ہمیشہ اُس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ہر رمضان میں مہینہ بھر اُسے زنجیروں میں جکڑتے ہیں۔ قیامت کے دن کھینچ کر جہنم میں دھکیلیں گے۔ یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہوگیا اور استاذی کا بھی۔

بھائیو کروڑ افسوس ہے اس ادعائے مسلمانی پر کہ اللہ واحدِ قہار اور محمد رسول اللہ سیّد الابرار ﷺ سے زیادہ اُستاد کی وقعت ہو' اللہ و رسول سے بڑھ کر بھائی یا دوست' یا دنیا میں کسی کی محبت ہو۔ اے رب! ہمیں سچا ایمان دے صدقہ اپنے حبیب ﷺ کی سچی رحمت کا' آمین۔

فرقہ دوم:

معاندین و دشمنانِ دین کو خود انکارِ ضروریاتِ دین رکھتے ہیں اور صریح کفر کرکے اپنے اوپر سے نام کفر کو مٹانے کو اسلام و قرآن و خدا اور رسول و ایمان کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں اور براہِ اغواء و تلبیس و شیوہ ابلیس وہ باتیں بناتے ہیں کہ کسی طرح ضروریاتِ دین ماننے کی قید اٹھ جائے اسلام فقط طوطے کی زبان سے کلمہ رٹ لینے کا نام رہ جائے' بس کلمہ کا نام لیتا ہو پھر چاہے خدا کو جھوٹا کذب کہے' چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے' اسلام کسی طرح نہ جائے۔

بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰہُ بِکُفْرِهِمْ فَقَلِیْلًا مَّا یُؤْمِنُوْنَ o

یہ مسلمانوں کے دشمن، اسلام کے عدو، عوام کو چھلنے اور خدائے واحدِ قہار کا دین بدلنے کے لئے چند شیطانی مکر پیش کرتے ہیں۔

مکر اوّل اسلام نام کلمہ گوئی کا ہے۔ حدیث میں فرمایا: مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّةَ. ترجمہ: "جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ لیا جنت میں جائے گا"۔ پھر کسی قول یا فعل کی وجہ سے کافر کیسے ہو سکتا ہے؟

مسلمانو! ذرا ہوشیار خبردار، اس مکرِ ملعون کا حاصل یہ ہے کہ زبان سے لا الہ الا اللہ کہہ لینا، گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے، آدمی کا بیٹا اگر اُسے گالیاں دے، جوتیاں مارے، کچھ کرے اس کے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا، یونہی جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اب وہ چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے، چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے، اُس کا اسلام نہیں بدل سکتا۔ اس مکر کا جواب تو اسی آیتِ کریمہ الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ میں گزرا، کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ نرے ادعائے اسلام پر چھوڑ دیئے جائیں گے اور امتحان نہ ہوگا؟ اسلام اگر فقط کلمہ گوئی کا نام تھا تو وہ بیشک حاصل تھی پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں غلط تھا۔ جسے قرآنِ عظیم رد فرما رہا ہے، نیز:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ.

ترجمۂ کنزالایمان: گنوار بولے ہم ایمان لائے تم ایمان تو نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا۔ (حجرات ۱۴)

اور فرماتا ہے کہ:

اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُهٗ ط وَاللّٰہُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ o

ترجمۂ کنزالایمان: جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اُس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔ (منافقون ۱)

دیکھو کیسی لمبی چوڑی کلمہ گوئی، کیسی کیسی تاکیدوں سے موکد، کیسی کیسی قسموں سے موید ہرگز موجب اسلام نہ ہوئی اور اللہ واحد قہار نے اِن کے جھوٹے کذاب ہونے کی گواہی دی تو مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّةَ کا یہ مطلب گڑھنا صراحۃً قرآنِ عظیم کا رد کرنا ہے۔ ہاں جو کلمہ پڑھتا اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو ہم اُسے مسلمان جانیں گے جب تک اس سے کوئی کلمہ کوئی حرکت فعل منافی اسلام نہ صادر ہو، بعد صدور منافی ہرگز کلمہ گوئی کام نہ دے گی۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا ط وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَةَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ.

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے کہا اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہو گئے۔ (توبہ ۷۴)

ابن جریر وطبرانی وابوالشیخ وابن مردویہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے ارشاد فرمایا عنقریب ایک شخص آئے گا تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا رسول اللہ ﷺ نے اُسے بلاکر فرمایا تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا۔ سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا' اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اُتاری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ اُنہوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک ضرور یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کا لفظ کلمۂ کفر ہے۔ اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدعی کروڑ بار کا کلمہ گو ہو' کافر ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے:

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ط قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ o لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ط

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو کہیں گے کہ ہم یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔ (توبہ ۶۵ تا ۶۶)

ابن ابی شیبہ وابن ابی جریر وابن المنذ روابن ابی حاتم وابوالشیخ امام مجاہد تلمیذ خاص سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں۔

اَنَّهُ قَالَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ- قَالَ رجل من المنافقين يحد ثنا محمد ان ناقة فلان بوادی كذا و مايد ريه بالغيب. "یعنی کسی کی اُونٹنی گم ہوگئی' اس کی تلاش تھی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اُونٹنی فُلاں جنگل میں فُلاں جگہ ہے اس پر ایک منافق بولا محمد رسول اللہ ﷺ بتاتے ہیں کہ اُونٹنی فُلاں جگہ ہے' محمد غیب کیا جانیں؟"۔

اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیتِ کریمہ اتاری کہ کیا اللہ ورسول عزوجل و ﷺ سے ٹھٹھا کرتے ہو' بہانے نہ بناؤ' تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے۔ (دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر' جلد دہم صفحہ ۱۰۵ و تفسیر در منثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴)

مسلمانو! دیکھو محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں' کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ (عزوجل) نے صاف فرمادیا کہ بہانے نہ بناؤ' تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ ﷺ کے علوم غیب سے مطلقاً منکر ہیں۔ دیکھو یہ قولِ منافق کا ہے اور اس کے قائل کو اللہ تعالیٰ وقرآن و رسول سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر مرتد ٹھہرایا اور کیوں نہ ہو غیب کی بات جاننی شانِ نبوت ہے۔ جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی وامام احمد قسطلانی ومولانا علی قاری وعلامہ محمد زرقانی وغیرہم اکابر نے تصریح فرمائی جس کی تفصیل رسائل علم غیب میں بفضلہٖ تعالیٰ بروجہ اعلیٰ مذکور ہوئی پھر اسکی سخت شامت کمال ضلالت کا کیا پوچھنا جو غیب کی ایک بات بھی خدا کے بتائے سے بھی نبی کو معلوم ہونا (اس نئے شاخسانے کے رد میں بفضلہٖ تعالیٰ چار رسالے ہیں۔ ا)

اراحۃ جوانح الغیب ۲) الجلاء کامل ۳) ابرار الجنون ۴) میل الہداۃ' جن میں پہلا ان شاء اللہ تعالیٰ مع ترجمہ عنقریب شائع ہوگا اور باقی تین بھی بعونہ تعالیٰ اس کے بعد وباللہ التوفیق) محال وناممکن بتاتا ہے' اس کے نزدیک اللہ سے سب چیزیں غائب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے' اللہ تعالیٰ (عزوجل) شیطان کے دھوکوں سے پناہ دے' آمین۔

ہاں بے خدا کے بتائے کسی کو ذرّہ بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے اور جمیع معلومات الٰہیہ کو علم مخلوق کا محیط ہونا بھی باطل اور اکثر علماء (اکثر کی قید کا فائدہ رسالہ الفیوض المکیہ میں ملاحظہ ہوگا' ان شاء اللہ) کے خلاف ہے۔ لیکن روزِ اوّل سے روزِ آخر تک کا **وماکان ومایکون** اللہ تعالیٰ (عزوجل) کے معلومات سے وہ نسبت بھی نہیں رکھتا جو ایک ذرے کے لاکھویں' کروڑویں حصے برابر تری کو کروڑہا کروڑ سمندروں سے جو بلکہ یہ خود علوم محمدیہ ﷺ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ ان تمام امور کی تفصیل الدولۃ المکیہ وغیرہا میں ہے۔

خیر تو یہ جملہ معترضہ تھا اور ان شاء اللہ العظیم بہت مفید تھا' اب بحث سابق کی طرف عود کیجئے۔ اس فرقہ باطلہ کا۔

مکر دوم یہ ہے کہ امامِ اعظم ؓ کا مذہب ہے کہ **لا نُکفر احد امن اھل القبلۃ** ترجمہ: ہم اہلِ قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں رکھتے اور حدیث میں ہے جو ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا فتنہ کھائے' وہ مسلمان ہے۔

مسلمانو! اس مکر خبیث میں ان لوگوں نے نری کلمہ گوئی سے عدول کر کے صرف قبلہ روئی کا نام ایمان رکھ دیا یعنی جو قبلہ رو ہو کر نماز پڑھ لے' مسلمان ہے اگر چہ اللہ عزوجل کو جھوٹا کہے' محمد رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دے' کسی صورت کسی طرح ایمان نہیں لگتا۔

چوں وضوئے محکم بی بی تمیز اولاً اس مکر کا جواب

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ.

ترجمۂ کنزالایمان: کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر۔ (البقرۃ ۱۷۷)

دیکھو صاف فرمادیا کہ ضروریاتِ دین پر ایمان لانا اصل کار ہے۔ بغیر اس کے نماز میں قبلہ کو منہ کرنا کوئی چیز نہیں' اور فرماتا ہے: **وَمَا مَنَعَھُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْھُمْ نَفَقٰتُھُمْ اِلَّآ اَنَّھُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَبِرَسُوْلِہٖ وَلَا یَاْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اِلَّا وَھُمْ کُسَالٰی وَلَا یُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَھُمْ کٰرِھُوْنَ٥**

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اسی لئے کہ وہ اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے اور خرچ نہیں کرتے ناگواری سے۔ (التوبہ ۵۴)

دیکھو ان کا نماز پڑھنا بیان کیا اور پھر انہیں کافر فرمایا' کیا وہ قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے تھے؟ فقط قبلہ کیسا' قبلۂ دل و جاں' کعبۂ دین و ایمان' سرورِ عالمیان ﷺ کے پیچھے جانبِ قبلہ نماز پڑھتے تھے' اور فرماتا ہے:

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِنْ نَّكَثُوْۤا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْۤا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَاۤ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں جاننے والوں کیلئے اور اگر عہد کرکے اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر منہ آئیں تو کفر کے سرغنوں سے لڑو بیشک ان کی قسمیں کچھ نہیں اس امید پر کہ شاید وہ باز آئیں۔ (توبہ ۱۱ تا ۱۲)

دیکھو نماز' روزہ' زکوٰۃ والے اگر دین پر طعنہ کریں تو انہیں کفر کا پیشوا' کافروں کا سرغنہ فرمایا کیا خدا اور رسول کی شان میں وہ گستاخیاں دین پر طعنہ نہیں' اس کا بیان بھی سنئے:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

ترجمۂ کنزالایمان: کچھ یہودی کلاموں کو ان کی جگہ سے پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نا مانا اور سنئے آپ سنائے نہ جائیں اور رَاعِنَا کہتے ہیں زبانیں پھیر کر اور دین میں طعنہ کیلئے اور اگر وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سُنا اور مانا اور حضور ہماری بات سنیں اور حضور ہم پر نظر فرمائیں تو اُن کیلئے بھلائی اور راستی میں زیادہ ہوتا لیکن اُن پر تو اللہ نے لعنت کی اُن کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر تھوڑا۔ (النساء ۴۶)

کچھ یہودی جب دربارِ نبوت ﷺ میں حاضر ہوتے اور حضورِ اقدس ﷺ سے کچھ عرض کرنا چاہتے تو یوں کہتے سنئے' آپ سنائے نہ جائیں' جس سے ظاہر تو دعا ہوتی یعنی حضور کو کوئی ناگوار بات نہ سناتے اور دل میں بددعا کا ارادہ کرتے کہ سنائی نہ دے اور جب حضورِ اقدس ﷺ کچھ ارشاد فرماتے اور یہ بات سمجھ لینے کے لئے مہلت چاہتے تو رَاعِنَا کہتے جس کا ایک پہلوئے ظاہر یہ کہ ہماری رعایت فرمائیے اور مرادِ خفی رکھتے رعونت والا' اور بعض کہتے ہیں زبان دبا کر رَاعِنَا کہتے یعنی ہمارا چرواہا۔ جب پہلو دار بات دین میں طعنہ ہوئی تو صریح وصاف کتنا سخت طعنہ ہوگی بلکہ انصاف کیجئے تو ان باتوں کا صریح بھی ان کلمات کی شناعت کو نہیں پہنچتا بہرا ہونے کی دعا یا رعونت یا بکریاں چرانے کی نسبت کو ان الفاظ سے کیا نسبت کہ شیطان سے علم میں کمتر یا پاگلوں چوپایوں سے علم میں ہمسر اور خدا کی سنبت وہ کہ جھوٹا ہے جھوٹ بولتا ہے جو اسے جھوٹا بتائے مسلمان سنی صالح ہے' والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ثانیاً اس وہم شفیع کو مذہب سیدنا امامِ اعظم رضی اللہ عنہ بتانا حضرتِ امام پر سخت افتراء و اتمام' امام رضی اللہ عنہ اپنے عقائدِ کریمہ کی کتاب

مطہر فقہ اکبر میں فرماتے ہیں:

صفاته تعالٰی فی الازل غیر محدثة والا مخلوقته فمن قال انها مخلوقة او محدثة اووقف فیها اوشک فیها فهو کافر باللہ تعالٰی.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ (عزوجل) کی صفتیں قدیم ہیں نہ تو پیدا ہیں نہ کسی کی بنائی ہوئی تو جو انہیں مخلوق یا حارث کہے یا اس باب میں توقف کرے یا شک لائے وہ کافر ہے اور خدا کا منکر۔

نیز امام ہمام ﷺ کتاب الوصیۃ میں فرماتے ہیں:

من قال بان کلام اللہ تعالٰی مخلوق فهو کافر باللہ بالعظیم.

ترجمہ: جو شخص کلام اللہ کو مخلوق کہے اس نے عظمت والے خدا کے ساتھ کفر کیا۔

شرح فقہ اکبر میں ہے:

قال فخر الاسلام قد صح عن ابی یوسف انه قال ناظرت ابا حنیفته فی مسئلة خلق القران فاتفق رأیی ورأیه علٰی ان من قال بخلق القران فهو کافر وصح هٰذا القول ایضاً عن محمد رحمه اللہ تعالٰی.

ترجمہ: امام فخر الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ اُنھوں نے فرمایا میں نے امام اعظم ابوحنیفہ ﷺ سے مسئلہ خلق قرآن میں مناظرہ کیا' میری اور ان کی رائے اس پر متفق ہوئی کہ جو قرآنِ مجید کو مخلوق کہے وہ کافر ہے اور یہ قول امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی بصحت ثبوت کو پہنچا۔ یعنی ہمارے ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اِجماع واتفاق ہے کہ قرآنِ عظیم کو مخلوق کہنے والا کافر ہے۔ کیا معتزلہ وکرامیہ وروافض کہ قرآن کو مخلوق کہتے ہیں۔ اس قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھتے' نفس مسئلہ کا جزئیہ لیجئے امام مذہب حنفی سیّدنا امام ابو یوسف ﷺ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں:

ایما رجل مسلم سب رسول ﷺ او کذبه او عابه او تنقصه فقد کفر باللہ تعالٰی و بانت منه امرأته.

ترجمہ: جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ کو دشنام دے یا حضور ﷺ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور ﷺ کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور ﷺ کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر اور خدا کا منکر ہو گیا اور اس کی جورواِس کے نکاح سے نکل گئی۔

دیکھو کیسی صاف تصریح ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ کی تنقیص شان کرنے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے' اس کی جوروِ نکاح سے نکل جاتا ہے۔ کیا مسلمان اہلِ قبلہ نہیں ہوتا یا اہلِ کلمہ نہیں ہوتا مگر محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کے ساتھ قبلہ قبول نہ کلمہ مقبول' والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ثالثاً اصل بات یہ ہے کہ اصطلاح ائمہ میں اہلِ قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اِسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ شفاء شریف و بزازیہ و درر و غرر و فتاویٰ

ذخیرہ وغیرہا میں ہے:

اجمع المسلمون ان شاتمہ ﷺ کافر و من شک فی عذابہ و کفرہٖ کفر.

ترجمہ: ''تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضورِ اقدس ﷺ کی شانِ پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے''۔

مجمع الانہر و درمختار میں ہے:

واللفظ لہ الکافر بسب نبی من الانبیاء لاتقبل توبتہ مطلقا ومن شک فی عذابہ وکفرہٖ کفر.

ترجمہ: ''جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اس کے عذاب یا کفر میں شک کرے، خود کافر ہے''۔

الحمدللہ عزوجل! یہ نفسِ مسئلہ کا وہ گراں بہا جزئیہ ہے جس میں ان بدگویوں کے کفر پر اجماع تمام اُمت کی تصریح ہے اور یہ بھی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے:

فی المواقف لایکفر اھل القبلۃ الا فیما فیہ انکار ماعلم مجیئہ بالضرورۃ او المجمع علیہ کاستحلال المحرمات اھ ولا یخفی ان المراد بقول علمائنا لایجوز تکفیر اھل القبلۃ بذنب لیس مجرد التوجہ الی القبلہ فان الغلاۃ من الروافض الذین یدعون ان جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام اغلط فی الوحی فان اللہ تعالٰی ارسلہ الی علی رضی اللہ تعالٰی عنہ و بعضھم قالوا انہ الٰہ وان صلوا الی القبلۃ لیسوا بمؤمنین وھٰذا ھو المراد بقولہ ﷺ من صل صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذٰلک مسلم اھ مختصراً۔

ترجمہ: یعنی مواقف میں ہے کہ اہلِ قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے گا مگر جب ضروریاتِ دین یا اجماعی باتوں سے کسی بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جاننا اور مخفی نہیں کہ ہمارے علماء جو فرماتے ہیں کہ کسی گناہ کے باعث اہلِ قبلہ کی تکفیر روا نہیں اس سے نرا قبلہ کو منہ کرنا مراد نہیں کہ گالی رافضی جو بکتے ہیں کہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی میں دھوکا ہوا۔ اللہ تعالٰی (عزوجل) نے انہیں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی طرف بھیجا تھا اور بعض تو مولیٰ علی کو خدا کہتے ہیں۔ یہ لوگ اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھیں مسلمان نہیں اور اس حدیث کی بھی یہی مراد ہے جس میں فرمایا کہ جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے۔

یعنی جب کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات منافی ایمان نہ کرے اسی میں ہے:

اعلم ان المراد باھل القبلۃ الذین اتفقوا علٰی ما ھو من ضروریات الدین کحدوث العالم وحشر الاجسار وعلم اللہ تعالٰی بالکلیّات والجزئیات وما اشبہ ذلک من المسائل المھمات فمن واظب طول عمرہ علی الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم اونفی الحشر اونفی علمہ سبحنہ بالجزئیات لایکون من اھل القبلۃ وان المراد بعدم تکفیر احسد من اھل القبلۃ عند اھل السنّۃ انہ

لا یکفر مالم یوجد شئی من امارات الکفر وعلاماته ولم یصدر عنه شئی من موجباته.

ترجمہ: یعنی جان لو کہ اہلِ قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریاتِ دین میں موافق ہیں۔ جیسے عالم کا حادث ہونا اجسام کا حشر ہونا' اللہ تعالیٰ (عزوجل) کا علم تمام کلیات وجزئیات کو محیط ہونا اور جو مہم مسئلے ان کی مانند ہیں' تو جو تمام عمر طاعتوں عبادتوں میں رہے اس کے ساتھ یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ عالم قدیم ہے یا حشر نہ ہوگا۔ یا اللہ تعالیٰ (عزوجل) جزئیات کو نہیں جانتا وہ اہلِ قبلہ سے نہیں اور اہلسنّت کے نزدیک اہلِ قبلہ میں کسی کا فر کہ نہ کہنے سے یہ مراد ہے کہ اسے کافر نہ کہیں گے جب تک اس میں کفر کی کوئی علامت ونشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجبِ کفر اس سے صادر نہ ہو۔

امام اجل سیّدی عبدالعزیز بن محمد بخاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحقیق شرح اصولِ حسامی میں فرماتے ہیں:

ان غلافیہ(ابی فی ھواہ) حتی وجب اکفارہ بہ لا یتبر خلافہ ووفاقہ ایضاً لعدم دخولہ فی مسمی الامۃ المشھود لھا بالعصمۃ وان صلی الی القبلۃ واعتقد نفسہ مسلما لان الامتہ لیست عبارۃ عن المصلین الی القبلۃ بل عن المؤمنین وھو کافر وان کان لا یدری انہ کافر.

ترجمہ: "یعنی بدمذہب اگر اپنی بدمذہبی میں غالی ہو جس کے سبب اُسے کافر کہنا واجب ہو تو اجماع میں اس کی مخالفت موافقت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا کہ خطا سے معصوم ہونے کی شہادت تو اُمت کے لئے آئی ہے اور وہ اُمت ہی سے نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور اپنے آپ کو مسلمان اعتقاد کرتا ہو اس لئے کہ اُمت قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والوں کا نام نہیں بلکہ مسلمان کا نام ہے اور یہ شخص کافر ہے اگرچہ اپنی جان کو کافر نہ جانے"۔

ردالمحتار میں ہے:

لا خلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اھل القبلۃ المواظب طول عمرہ علی الطاعات کمافی شرح التحریر.

ترجمہ: "یعنی ضروریاتِ اسلام سے کسی چیز میں خلاف کرنے والا بالاجماع کافر ہے۔ اگرچہ اہلِ قبلہ سے ہو اور عمر بھر طاعات میں بسر کرے جیسا کہ شرح تحریر امام ابن الہمام میں فرمایا:

کتب عقائد وفقہ واصول ان تصریحات سے مالا مال ہیں۔

رابعاً خود مسئلہ بدیہی ہے۔ کیا جو شخص پانچ وقت قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور ایک وقت مہادیو کو سجدہ کر لیتا ہو' کسی عاقل کے نزدیک مسلمان ہو سکتا ہے۔ حالانکہ اللہ کو جھوٹا کہنا یا محمد رسول ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنا مہادیو کے سجدے سے کہیں بدتر ہے۔ اگرچہ کفر ہونے میں برابر ہے۔ وذٰلک ان الکفر بعضہ اخبث من بعد وجہ یہ کہ بت کو سجدہ علامتِ تکذیبِ خدا ہے اور علامتِ تکذیب عینِ تکذیب کے برابر نہیں ہو سکتی اور سجدہ میں یہ احتمالِ عقلی بھی نکل سکتا ہے کہ محض تحیت ومجرا مقصود ہو نہ عبادت اور محض تحیت فی نفسہٖ کفر نہیں ولہٰذا اگر مثلاً کسی عالم یا عارف کو تحیۂ سجدہ کرے' گنہگار ہوگا کافر نہ ہوگا۔ امثال بت میں شرع نے مطلقاً حکم کفر بربنائے شعارِ خاص کفر رکھا ہے بخلاف بدگوئی حضور پرنور سیّدِ عالم ﷺ کہ فی نفسہٖ کفر ہے جس میں کوئی احتمالِ اسلام نہیں۔ اور میں یہاں اس فرق پر بنا نہیں رکھتا کہ ساجدِ صنم کی تو

یہ باجماع امت مقبول ہے۔ مگر سیدِ عالم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ ہزار ہا ائمہ دین کے نزدیک اصلاً قبول نہیں اور اسی کو ہمارے علماء حنفیہ سے امام بزازی و امام محقق علی الاطلاق ابن الہمام و علامہ عمر بن نجیم صاحب نہر الفائق و علامہ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ عزی صاحب تنویر الابصار و علامہ مولیٰ خسرو صاحب درر وغرر و علامہ زین بن نجیم صاحب بحر الرائق و اشباہ والنظائر و علامہ خیر الدین رملی صاحب فتاویٰ خیریہ و علامہ شیخ زادہ صاحب مجمع النہر و علامہ مدقق محمد بن علی حصکفی صاحب درمختار وغیرہم عمائد کبار علیہم رحمۃ اللہ العزیز الغفار نے اختیار فرمایا **بید ان تحقیق المسالۃ فی الفتاویٰ الرضویہ.** اس لئے کہ عدم قبول توبہ صرف حاکم اسلام کے یہاں ہے کہ وہ اس معاملہ میں بعد توبہ بھی سزائے موت دے ورنہ اگر توبہ صدقِ دل سے ہے تو عنداللہ مقبول ہے' کہیں یہ بدگو اس مسئلہ کو دستاویز بنالیں تو آخر توبہ قبول نہیں پھر کیوں تائب ہوں۔ نہیں نہیں توبہ سے کفر مٹ جائے گا' مسلمان ہو جاؤ گے' جہنم ابدی سے نجات پاؤ گے' اس قدر پر اجماع ہے۔ **کما فی ردالمحتار وغیرہ واللہ تعالیٰ اعلم.**

تیسرا مکر اس فرقہ بے دین کا تیسرا مکر یہ ہے کہ فقہ میں لکھا ہے جس میں ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی تو اس کو کافر نہ کہنا چاہیئے۔

اولاً یہ مکر خبیث سب مکروں سے بدتر وضیعف جس کا حاصل یہ کہ جو شخص دن میں ایک بار اذان دے یا دو رکعت نماز پڑھ لے اور ننانوے بار بت پوجے' سنکھ پھونکے' گھنٹی بجائے وہ مسلمان ہے کہ اس میں ننانوے باتیں کفر کیں ہیں تو ایک اسلام کی بھی ہے۔ یہی کافی ہے حالانکہ مومن تو مومن کوئی عاقل اسے مسلمان نہیں کہہ سکتا۔

ثانیاً اس کی رو سے سواد ہریے کے کہ سرے سے خدا کے وجود ہی کا منکر ہو' تمام کافر مشرک مجوس ہنود نصاریٰ یہود وغیرہم دنیا بھر کے کفار سب کے سب مسلمان ٹھہرے جاتے ہیں کہ اور باتوں کے منکر سہی آخر وجود خدا کے تو قائل ہیں۔ ایک یہی بات سب سے بڑھ کر اسلام کی بات بلکہ تمام اسلامی باتوں کی اصل الاصول ہے۔ خصوصاً کفار فلاسفہ و آریہ وغیرہم کہ بزعم خود توحید کے بھی قائل ہیں اور یہود و نصاریٰ تو بڑے بھاری مسلمان ٹھہریں گے کہ توحید کے ساتھ اللہ تعالیٰ (عزوجل) کے بہت سے کلاموں اور ہزاروں نبیوں اور قیامت وحشر وحساب وثواب وعذاب وجنت ونار وغیرہ بکثرت اسلامی باتوں کے قائل ہیں۔

ثالثاً اس کے رد میں قرآنِ عظیم کی وہ آیتیں کہ اوپر گزریں کافی وافی ہیں۔ جن میں باوصف کلمہ گوئی و نماز خوانی صرف ایک ایک بات پر حکم تکفیر فرمادیا۔ کہیں ارشاد ہوا **کَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ** ترجمہ: ''وہ مسلمان ہوکر اس کلمے کے سبب کافر ہوگئے''۔ کہیں فرمایا **لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ.** ترجمہ ''بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے ایمان کے بعد حالانکہ اس مکر خبیث کی بنا پر جب تک ۹۹ سے زیادہ کفر کی باتیں جمع نہ ہوجاتیں' صرف ایک کلمہ پر حکمِ کفر صحیح نہ تھا۔ ہاں شاید اس کا یہ جواب دیں کہ خدا کی غلطی یا جلد بازی تھی کہ اس نے دائرہ اسلام کو تنگ کردیا' کلمہ گویوں اہلِ قبلہ کو دھکے دے دے کر صرف ایک ایک لفظ پر اسلام سے نکالا اور پھر زبردستی یہ کہ **لَا تَعْتَذِرُوْا** عذر بھی نہ کرنے دیا نہ عذر سننے کا قصد کیا۔ افسوس ہے خدا نے پیرِ نیچر یا ندوہ یا لیکچریا ان کے ہم خیال کسی وسیع الاسلام ریفارمر سے مشورہ نہ لیا **اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى**

اَلظّٰلِمِیْنَ.

رابعاً اس مکر کا جواب:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَاج وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ o اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ یُنْصَرُوْنَ o

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو تو جو تم میں ایسا کرے اس کا بدلہ کیا ہے؟ مگر یہ کہ دنیا میں رسوا ہو اور قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے اور اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر نہیں۔ یہ ہیں وہ لوگ جنھوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی تو نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ ان کی مدد کی جائے۔ (البقرۃ ۸۵تا۸۶)

کلامِ الٰہی میں فرض کیجئے اگر ہزار باتیں ہوں تو ان میں سے ہر ایک بات کا ماننا ایک اسلامی عقیدہ ہے۔ اب اگر کوئی شخص ۹۹۹ مانے اور صرف ایک نہ مانے تو قرآنِ عظیم فرما رہا ہے کہ وہ ان ۹۹۹ کے ماننے سے مسلمان نہیں بلکہ صرف ایک کے نہ ماننے سے کافر ہے۔ دنیا میں اس کی رسوائی ہوگی اور آخرت میں اس پر سخت تر عذاب جو ابدالآباد تک کبھی موقوف ہونا کیا معنی؟ ایک آن کو ہلکا بھی نہ کیا جائے گا نہ کہ ۹۹ کا اِنکار کرے اور ایک کو مان لے تو مسلمان ٹھہرے یہ مسلمانوں کا عقیدہ نہیں بلکہ بشہادتِ قرآنِ عظیم خود صریح کفر ہے۔

خامساً اصل بات یہ ہے کہ فقہائے کرام پر ان لوگوں نے جیتا افتراء اٹھایا' انہوں نے ہرگز کہیں ایسا نہیں فرمایا بلکہ انہوں نے یہ خصلِ یہود یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ (النساء ۴۶) ترجمۂ کنزالایمان: ''یہودی کلاموں کو ان کی جگہ سے پھیرتے ہیں''۔ تحریف تبدیل کر کے کچھ کا کچھ بنالیا' فقہا نے یہ نہیں فرمایا کہ جس شخص میں ننانوے باتیں کفر کی اور ایک اسلام کی اور ایک کفر کی ہو وہ یقیناً قطعاً کافر ہے۔ ۹۹ قطرے گلاب میں ایک بوند پیشاب کا پڑ جائے' سب پیشاب ہو جائے گا مگر یہ جاہل جانتے ہیں کہ ننانوے قطرے پیشاب میں ایک بوند گلاب کا ڈال دو' سب طیب و طاہر ہو جائے گا۔ حاشا کہ فقہاء تو فقہاء کوئی ادنیٰ تمیز والا بھی ایسی جہالت بکے! بلکہ فقہاء کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جس میں سو پہلو نکل سکیں' ان میں ۹۹ پہلو کفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف تو جب تک ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے خاص کوئی پہلو کفر کا مراد رکھا ہے ہم اسے کافر نہ کہیں گے کہ آخر ایک پہلو اسلام بھی تو ہے کیا معلوم شاید اس نے یہی پہلو مراد رکھا ہو اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ اگر واقع میں اس کی مراد کوئی پہلوئے کفر ہے تو ہماری تاویل سے اسے فائدہ نہ ہوگا۔ وہ عنداللہ کافر ہی ہوگا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً زید کہے عمرو کو علم قطعی یعنی غیب کا ہے۔ اس کلام میں اتنے پہلو ہیں:

۱۔ عمرو اپنی ذات سے غیب دان ہے یہ صریح کفر و شرک ہے۔ قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ

إِلَّا اللّٰہُ.

۲۔ عمرو آپ تو غیب داں نہیں مگر جن علم غیب رکھتے ہیں۔ اُن کے بتائے سے اسے غیب کا علم یقینی حاصل ہو جاتا ہے، یہ بھی کفر ہے تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ. (سبا ۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: ''جنوں کی حقیقت کھل گئی اگر غیب جانتے ہوتے تو اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے''۔

۳۔ عمرو نجومی ہے۔

۴۔ رمّال ہے۔

۵۔ سامندرک جانتا، ہاتھ دیکھتا ہے۔

۶۔ کوے وغیرہ کی آواز۔

۷۔ حشرات الارض کے بدن پر گرنے۔

۸۔ کسی پرندے یا وحشی چرندے کے داہنے یا بائیں نکل کر جانے۔

۹۔ آنکھ یا دیگر اعضاء کے پھڑکنے سے شگون لیتا ہے۔

۱۰۔ پانسہ پھینکتا ہے۔

۱۱۔ فال دیکھتا ہے۔

۱۲۔ حاضرات سے کسی کو معمول بنا کر اس سے احوال پوچھتا ہے۔

۱۳۔ مسمریزم جانتا ہے۔

۱۴۔ جادو کی میز۔

۱۵۔ روحوں کی تختی سے حال دریافت کرتا ہے۔

۱۶۔ قیافہ داں ہے۔

۱۷۔ علم زائرجہ سے واقف ہے ان ذرائع سے اسے علم غیب کا علم قطعی یقینی ملتا ہے، یہ سب کفر ہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

من اتی عرافا او کاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما انزل على محمد ﷺ رواه احمد والحاكم بسند صحيح عن ابی هريرة رضی الله عنه ولا حمد وابی داؤد عنه رضی الله عنه برئ مما نزل على محمد ﷺ.

۱۸۔ عمرو پر وحی رسالت آتی ہے اس کے سبب غیب کا علم یقینی پاتا ہے۔ جس طرح رسولوں کو ملتا تھا، یہ اشد کفر ہے وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا.

۱۹۔ وحی تو نہیں آتی مگر بذریعہ الہام جمیع غیوب اس پر منکشف ہو گئے ہیں، اس کا تمام معلومات الٰہی کو محیط ہو گیا، یہ یوں کفر ہے کہ اس نے عمرو کو علم میں حضور پر نور سیدِ عالم ﷺ پر ترجیح دے دی کہ حضور ﷺ کا علم بھی جمیع معلوماتِ الٰہی کو محیط نہیں۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَايَعْلَمُوْنَ ط اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ o

ترجمۂ کنزالایمان: کیا دو نافرمانوں جیسا ہوجائے گا تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔ (الزمر۹)

من قال فلان اعلم منه علیہ السلام فقد عابد فحکمه حکم الساب. (نسیم الریاض)

۲۰۔ جمیع کا احاطہ نہ سہی مگر جو علومِ غیب اسے الہام سے ملے ان میں ظاہراً باطناً کسی طرح کسی رسول انس وملک کی وساطت وتبعیت نہیں، اللہ تعالیٰ (عزوجل) نے بلاواسطہ رسول اصالۃً اسے غیوب پر مطلع کیا، یہ بھی کفر ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ص – عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا o اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ.

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسول سے جسے چاہے۔ (آلِ عمران۱۷۹) (الجن۲۵)

۲۱۔ عمرو کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے سمعاً یا عیناً یا الہاماً بعض غیوب کا علم قطعی اللہ عزوجل نے دیا یا دیتا ہے، یہ خالص اسلام ہے تو محققین فقہا اس قائل کو کافر نہ کہیں گے اگرچہ اس کی بات کے اکیس پہلوؤں میں بیس کفر ہیں مگر ایک اسلام کا بھی ہے احتیاط وتحسینِ ظن کے سبب اس کا کلام اسی پہلو پر حمل کریں گے جب تک ثابت نہ ہو کہ اس نے کوئی پہلوئے کفر ہی مراد لیا، نہ کہ ایک ملعون کلام تکذیبِ خدا یا تنقیصِ شانِ سیدِ انبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والثناء میں صاف صریح ناقابلِ تاویل وتوجیہ ہو اور پھر بھی حکمِ کفر نہ ہو، اب تو اسے کفر نہ کہنا، کفر کو اسلام ماننا ہوگا، اور جو کفر کو اسلام مانے خود کافر ہے۔ اسی شفاء وبزازیہ ودرر وبحر ونہر وفتاویٰ خیریہ ومجمع الانہر ودرمختار وغیرہ کتبِ معتمدہ سے سُن چکے کہ جو شخص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان کرے، کافر ہے اور جو اُس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ مگر یہود منش لوگ فقہائے کرام پر افترائے سخیف اور ان کے کلام میں تبدیل وتحریف کرتے ہیں۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ.

ترجمۂ کنزالایمان: اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ (شعرآء ۲۲۷)

شرح فقہ اکبر میں ہے:

قد فکروا ان المسألة المتعلقة بالکفر اذا کان لها تسع و تسعون احتمالا للکفر و احتمال واحد فی نفیه فالاولٰی للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی.

فتاویٰ خلاصہ وجامع الفصولین ومحیط وفتاویٰ عالمگیریہ وغیرہا میں ہے:

ازا کانت فی المسألة وجوه توجب التکفیر و وجه واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی والقاضی ان یمیل الٰی ذلک الوجه ولا یفتی بکفره تحسینا للظن بالمسلم ثم ان کانت نیة القائل الوجه الذی یمنع التکفیر فهو مسلم وان لم یکن لا ینفعه حمل المفتی کلامه علٰی وجه لا یوجب التکفیر.

اسی طرح فتاوٰی بزازیہ و بحر الرائق و مجمع الانہر وحدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے۔ تاتارخانیہ و بحر وسل الحسام وتنبیہ الولاۃ وغیرہا میں ہے:

لایکفر بالمحتمل لان الکفر نہایۃ فی العقوبۃ فیستدیمی نایۃفی الجنابۃ ومع الحتمال لانہایۃ.

بحر الرائق وتنویر الابصار وحدیقہ ندیہ وتنبیہ الولاۃ وسل الحسام وغیرہا میں ہے:

والذی تحرر انہ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہٖ علٰی محمل حسن الخ

دیکھو ایک لفظ کے چند احتمال میں کلام ہے نہ کہ ایک شخص کے چند اقوال میں، مگر یہودی بات کو تحریف کر دیتے ہیں۔

فائد جلیلہ:

اس تحقیق سے یہ بھی روشن ہوگیا کہ بعض فتاوے مثل فتاوے قاضی خان وغیرہ میں جس اس شخص پر کہ اللہ ورسول کی گواہی سے نکاح کرے یا کہے ارواح مشائخ حاضر وواقف ہیں یا کہے ملائکہ غیب جانتے ہیں بلکہ کہے مجھے غیب معلوم ہے، حکم کفر دیا، اس سے مراد وہی صورت کفریہ مثل ادعائے علمِ ذاتی وغیرہ ہے ورنہ ان اقوال میں تو ایک چھوڑ متعدد احتمال اسلام کے ہیں کہ یہاں علم غیب قطعی یقینی کی تصریح نہیں اور علم کا اطلاق ظن پر شائع وذائع ہے تو علم ظنی کی شق بھی پیدا ہو کر ایکس کی جگہ بیالیس احتمال نکلیں گے اور ان میں بہت سے کفر سے جدا ہوں گے کہ غیب کے علم ظنی کا ادعاء کفر نہیں۔ بحر الرائق و ردالمحتار میں ہے:

علم من مسائلھم ھنا ان من استحل ماحرمہ اللہ تعالٰی علی وجہ الظن لایکفر وانما یفر اذا اعتقد الحرام حلالا و نظیرہ ماذکرہ القرطبی فی شرح مسلم ان ظن الغیب جائز کظن المنجم والرمال بوقوع شئ فی المستقبل بتجربۃ امر عادی فھوظن صادق و المصنوع ادعاء علم الغیب والظاھر ان ادعاء ظن الغیب حرام لاکفر بخلاف ادعاء العلم اہ زادفی البحر الاتری انھم قالو افی نکاح المحرم لوظن الحل لایحد بالاجماع و یعزر کمافی الظھیریۃ وغیرھا ولم یقل احد انہ یکفر و کذا فی نظائرہ اہ.

تو کیونکر ممکن ہے کہ علماء باوصف ان تصریحات کے کہ ایک احتمالِ اسلام بھی نافی کفر ہے۔ جہاں بکثرت احتمالاتِ اسلام موجود ہیں۔ حکمِ کفر لگائیں لاجرم اس سے مراد وہی خاص احتمالِ کفر ہے۔ مثل ادعائے علمِ ذاتی وغیرہ، ورنہ یہ اقوال آپ ہی باطل اور ائمہ کرام کی اپنی ہی تحقیقاتِ عالیہ کے مخالف ہو کر خود ذاہب وزائل ہوں گے، اس کی تحقیق جامع الصولین وردالمحتار وحاشیہ علامہ نوح وملتقط وفتاوٰی حجۃ وتاتارخانیہ و مجمع الانہر وحدیقہ ندیہ وسل الحسام وغیرہا کتب میں ہے۔ نصوص عبارات رسائل علمِ غیب مثل اللؤلؤ المکنو وغیرہا میں ملاحظہ ہوں، وباللہ التوفیق، یہاں صرف حدیقہ ندیہ شریف کے یہ کلمات شریفہ بس ہیں:

جمیع ماوقع فی کتب الفتاویٰ من کلمات صرح المصنفون فیھا بالجزم بالکفر یکون الفکر فیھا محمولا علٰی ارادۃ قائلھا معنی عللوابہ الکفر و اذا لم تکن ارادۃ قائلھا ذٰلک فلاکفر اہ

مختصراً۔

ترجمہ: یعنی کتب فتاویٰ میں جتنے الفاظ پر حکم کفر کا جزم کیا ہے ان سے مراد وہ صورت ہے کہ قائل نے ان سے پہلوئے کفر مراد لیا ہو ورنہ ہرگز کفر نہیں۔

ضروری تنبیہ:

احتمال وہ معتبر ہے جس کی گنجائش ہو' صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے۔ مثلاً زید نے کہا خدا دو ہیں' اس میں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظِ خدا سے بحذف مضاف حکمِ خدا مراد ہے قضا دو ہیں' مبرم و معلق' جیسے قرآنِ عظیم میں فرمایا اِلَّا اَنْ یَّاْتِیَ اللّٰہُ ای امر اللہ عمرو کہے میں رسول اللہ ہوں' اس میں یہ تاویل گڑھ لی جائے کہ لغوی معنی مراد ہیں یعنی خدا ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی' ایسی تاویلیں زنہار مسموع نہیں۔ شفاء شریف میں ہے ادعاءہ التاویل فی لفظ صراح لا یقبل ترجمہ: ''صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سُنا جاتا''۔ شرح شفاء قاری میں ہے۔ ھؤ مردود عند القواعد الشرعیة۔ ترجمہ: ''ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے''۔ نسیم الریاض میں ہے لا یلتفت لمثلہ وبعد ھذیانا۔ ترجمہ: ''ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا''۔ اور وہ ہذیان سمجھی جائے گی۔ ''فتاویٰ خلاصہ و فصولِ عمادیہ و جامع الفصولین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے۔ واللفظ للعمادی قال انار رسول اللہ او قال بالفارسیة من پیغمبر م یرید بہ من پیغام می برم یکفر۔ ترجمہ: ''یعنی اگر کوئی شخص اپنے آپ کو رسول یا پیغمبر کہے اور معنی یہ لے کہ میں پیغام لے جاتا ہوں قاصد ہوں تو کافر ہو جائے گا''۔ یہ تاویل نہ سنی جائے گی ملتقطاً۔

مکر چہارم انکار' یعنی جس نے ان بدگویوں کی کتابیں نہ دیکھیں اس کے سامنے صاف مکر جاتے ہیں کہ ان لوگوں نے یہ کلمات کہیں نہ کہے اور جو ان کی چھپی ہوئی کتابیں' تحریریں دکھا دیتا ہے۔ اگر ذی علم ہوا تو ناک چڑھا کر منہ بنا کر چل دے یا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بکمالِ بے حیائی صاف کہہ دیا کہ آپ معقول بھی کر دیجئے تو میں وہی کہ جاؤں گا اور بیچارہ بے علم ہوا تو اس سے کہہ دیا ان عبارتوں کا یہ مطلب نہیں اور آخر میں ہے کیا یہ در بطنِ قائل' اس کے جواب کو وہی آیتِ کریمہ کافی ہے کہ

یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا ط وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَةَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِہِمْ ط

خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے کہا حالانکہ بیشک ضرور وہ یہ کفر کے بول بولے اور مسلمان ہوئے' پیچھے کافر ہو گئے۔ (توبہ ۷۴)

ع ہوتی آئی ہے کہ انکار کیا کرتے ہیں

ان لوگوں کی وہ کتابیں جن میں یہ کلماتِ کفریہ ہیں مدتوں سے انہوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ کر شائع کیں اور ان میں بعض دو دو بار چھپیں' مدتہا مدت سے علمائے اہلسنت نے ان کے رد چھاپے' مواخذے کئے' وہ فتوے جس میں اللہ تعالیٰ (عزوجل) کو صاف صاف کاذب جھوٹا مانا ہے اور جس کی اصل مہری و تخطی اس وقت تک محفوظ ہے اور اس کے فوٹو بھی لئے گئے جن میں سے ایک فوٹو کہ علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لئے مع دیگر کتب و شنا میا گیا تھا۔ سرکارِ مدینہ

طیبہ میں بھی موجود ہے' یہ تکذیب خدا کا ناپاک فتویٰ اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں رسالہ صیانۃ الناس کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع رد کے شائع ہو چکا پھر ۱۳۱۸ھ میں مطبع گلزار حسنی بمبئی میں اس کا اور مفصل رد چھپا' پھر ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفہ حنیفہ میں اس کا اور قاہر رد چھپا اور فتوے دینے والا جماد الآخرہ ۱۳۲۳ھ میں مرا' اور مرتے دم تک ساکت رہا نہ یہ کہا کہ یہ فتویٰ میرا نہیں حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتویٰ کا انکار کر دینا سہل تھا نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے اہلسنت بتا رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے' نہ کر صریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی۔ جس پر التفات نہ کیا۔ زید سے اس کا ایک مہری فتویٰ اس کی زندگی و تندرستی میں علانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر ہو اور سالہا سال اس کی اشاعت ہوتی رہے' لوگ اس کارڈ چھاپا کریں' زید کو اس کی بناء پر کافر بتایا کریں' زید اس کے بعد پندرہ برس جیئے اور یہ سب کچھ دیکھے سنے اور اس فتویٰ کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلاً شائع نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے یہاں تک کہ دم نکل جائے' کیا کوئی عاقل گمان کر سکتا ہے کہ اس نسبت سے اِسے انکار تھا یا اس کا مطلب کچھ اور تھا اور ان میں کے جو زندہ ہیں آج کے دم تک ساکت ہیں' نہ اپنی چھاپی کتابوں سے منکر ہو سکتے ہیں' نہ اپنی دشناموں کا اور مطلب گڑھ سکتے ہیں۔

۱۳۲۰ھ میں ان کے تمام کفریات کا مجموع یکجائی رد شائع ہوا۔ پھر ان دشناموں کے متعلق کچھ عمائد مسلمین علمی سوالات ان میں کے سرغنہ کے پاس لئے گئے' سوالوں پر جو حالت سراسیگی بیحد پیدا ہوئی' دیکھنے والوں سے اس کی کیفیت پوچھیے مگر اس وقت بھی ان تحریرات سے انکار ہو سکا نہ کوئی مطلب گڑھنے پر قدرت پائی بلکہ کہا تو یہ کہا کہ میں مباحثہ کے واسطے نہیں آیا' نہ مباحثہ چاہتا ہوں' میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں معقول بھی کر دیجئے تو وہی کہے جاؤں گا۔

وہ سوالات اور اس واقعہ کا مفصل ذکر بھی چھپی ۱۵ جمادیٰ الآخرۃ ۱۳۲۳ھ کو چھاپ کر سرغنہ و اتباع سب کے ہاتھ میں دے دیا گیا' اسے بھی چوتھا سال ہے صدائے برنخاست۔ ان تمام حالات کے بعد وہ انکاری مکر ایسا ہی ہے کہ سرے سے یہی کہہ دیجئے کہ اللہ و رسول کو یہ دشنام دہندہ لوگ دنیا میں پیدا ہی نہ ہوئے' یہ سب بناوٹ ہے اس کا علاج کیا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ (عزوجل) حیا دے۔

مکر پنجم جب حضرات کو کچھ بن نہیں پڑتی' کسی طرف مفر نظر نہیں آتی اور یہ توفیق اللہ واحد قہار نہیں دیتا کہ توبہ کریں اللہ تعالیٰ (عزوجل) اور محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں جو گستاخیاں بکیں' جو گالیاں دیں' ان سے باز آئیں جیسے گالیاں چھاپیں اُن سے رجوع کا بھی اعلان دیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

اذا عملت سیئة فاحدث عندها توبة السر بالسر والعلانیة بالعلانیة.

ترجمہ: "جب تو بدی کرے تو فوراً توبہ کر' خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ"۔

(رواه الامام احمد فی الزهد و الطبرانی فی الکبیر والبیهقی فی الشعب عن معاذ بن جبل بسند حسن جید)

اور مجھوائے کریمہ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَھَا عِوَجًا. (ہود۱۹) راہِ خدا سے روکنا ضرور ناچار عوام مسلمین کو بھڑکانے اور دن دہاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہلسنّت کے فتوے تکفیر کا کیا اعتبار؟ یہ لوگ ذرہ ذرہ سی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں' ان کی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں۔ اسمٰعیل دہلوی کا کافر کہہ دیا' مولوی اسحٰق صاحب کو کہہ دیا' مولوی عبدالحی صاحب کو کہہ دیا' پھر جن کی حیا اور بڑھی ہوئی ہے وہ اتنا اور ملاتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہہ دیا' شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا' حاجی امداد اللہ صاحب کو کہہ دیا' مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب کو کہہ دیا' پھر جو پورے ہی حدِ حیا سے اُونچے گزر گئے وہ یہاں تک بڑھتے ہیں کہ عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ حضرتِ شیخ مجددِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہہ دیا' غرض جسے جس کا زیادہ معتقد پایا اُس کے سامنے اُسی کا نام لے دیا کہ انہوں نے اُسے کافر کہہ دیا یہاں تک کہ ان میں کے بعض بزرگواروں نے مولانا مولوی شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی مرحوم ومغفور سے جا کر جڑ دی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ حضرتِ سیّدنا شیخ اکبر محی الدین عربی قدس سرہٗ کو کافر کہہ دیا۔ مولانا کو اللہ تعالیٰ (عزوجل) جنت عالیہ عطا فرمائے۔ اُنہوں نے آیتِ کریمہ اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا پر عمل فرمایا۔ خط لکھ کر دریافت کیا جس پر یہاں سے رسالہ انجاء البری عن وسواس المفتری لکھ کر ارسال ہوا اور مولانا نے مفتری کذاب پر لاحول شریف کا تحفہ بھیجا غرض ہمیشہ ایسے ہی افتراء اٹھایا کرتے ہیں جس کا جواب وہ ہے جو:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ.

ترجمۂ کنزالایمان: ''جھوٹ' بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے''۔ (نحل ۱۰۵)

اور فرماتا ہے:

فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ○

ترجمۂ کنزالایمان: ''جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں''۔ (آلِ عمران ۶۱)

مسلمانو! اس مکر سخیف وکید ضعیف کا فیصلہ کچھ دُشوار نہیں' ان صاحبوں سے ثبوت مانگو کہ کہہ دیا کہہ دیا فرماتے ہو' کچھ ثبوت دکھاتے ہو' کہاں کہہ دیا؟ کس کتاب' کس رسالے' کس فتوے' کس پرچے میں کہہ دیا؟ ہاں ہاں ثبوت رکھتے ہو تو کس دن کے لئے اٹھا رکھا ہے دِکھاؤ اور نہیں دِکھاسکتے اور اللہ جانتا ہے کہ نہیں دِکھاسکتے تو دیکھو قرآنِ عظیم تمہارے کذاب ہونے کی گواہی دیتا ہے' مسلمانو!

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّھَدَآءِ فَاُولٰٓئِکَ عِنْدَ اللّٰہِ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ○

ترجمۂ کنزالایمان: تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔ (النور ۱۳)

مسلمانو! آزمائے کو کیا آزمانا' بارہا ہو چکا کہ ان حضرات نے بڑے زور شور سے یہ دعوے کئے اور جب کسی مسلمان نے ثبوت مانگا' فوراً پیٹھ پھیر گئے اور پھر منہ نہ دِکھاسکے مگر حیا اِتنی ہے کہ وہ رٹ جو منہ کو لگ گئی ہے نہیں چھوڑتے' اور چھوڑیں

کیونکہ مرتا کیا نہ کرتا' اب خدا اور رسول کو گالیاں دینے والے کے کفر پر پردہ ڈالنے کا آخری حیلہ یہی رہ گیا ہے کہ کسی طرح عوام بھائیوں کے ذہن میں جم جائے کہ علمائے اہلسنّت یونہی بلاوجہ لوگوں کو کافر کہہ دیا کرتے ہیں ایسا ہی ان دشنامیوں کو بھی کہہ دیا ہوگیا۔ مسلمانو! ان مفتریوں کے پاس ثبوت کہاں سے آیا کہ من گھڑت کا ثبوت ہی کیا وَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ ان کا ادعائے باطل تو اسی قدر سے باطل ہوگیا۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ کہ اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔ (النمل ۶۴)

اس سے زیادہ کی ہمیں حاجت نہ تھی مگر بفضلہٖ تعالیٰ ہم ان کی کذابی کا وہ روشن ثبوت دیں کہ ہر مسلمان پر ان کا مفتری ہونا آفتاب سے زیادہ ظاہر ہوجائے۔ ثبوت بھی بحمد اللہ تعالیٰ (عزوجل) تحریری' وہ بھی چھپا ہوا' وہ بھی نہ آج کا بلکہ سالہا سال کا' جن جن کی تکفیر کا اتہام علمائے اہلسنّت پر رکھا ان میں سب سے زیادہ گنجائش اگر ان صاحبوں کو ملتی تو اسمٰعیل دہلوی میں کہ بیشک علمائے اہلسنّت نے اس کے کلام میں بکثرت کلماتِ کفریہ ثابت کئے اور شائع فرمائے بایں ہم اولاً سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح دیکھئے کہ بارِ اوّل ۱۳۰۹ھ میں لکھنو مطبع انوارِ محمدی میں چھپا جس میں بد لال قاہرہ دہلوی مذکور اور اس کے اتباع پر پچھتر (۷۵) وجہ سے لزومِ کفر ثابت کر کے صفحہ ۹۰ پر حکم اخیر یہی لکھا کہ علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے۔ وھو الجواب وبہ یفتی وعلیہ الفتوی وھو المذھب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ وفیع السد یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہوا اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں علامت اور اسی میں استقامت۔

ثانیاً الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ دیکھئے جو خاص اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین ہی کے رد میں تصنیف ہوا اور بارِ اوّل شعبان ۱۳۱۲ھ میں عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں چھپا۔ جس میں نصوص جلیلہ قرآنِ مجید و احادیث صحیحہ و تصریحاتِ ائمہ سے بحوالہ صفحاتِ کتبِ معتمدہ اس پر ستر (۷۰) وجہ بلکہ زائد سے لزومِ کفر ثابت کیا اور بالآخر یہی لکھا (ص ۶۲) ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار (یعنی کافر کہنے سے) کفِ لسان (یعنی زبان روکنا) ماخوذ و مختار و مناسب واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔

ثالثاً سل السیوف الہندیہ علیٰ کفریات بابا النجدیہ دیکھئے کہ صفر ۱۳۱۶ھ کو عظیم آباد میں چھپا' اس میں بھی اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین پر بوجوہ قاہرہ کا لزومِ کفر کا ثبوت دے کر صفحہ ۲۱' ۲۲ لکھا یہ حکم فقہی متعلق بہ کلمات سفہی تھا مگر اللہ تعالیٰ (عزوجل) کی بے شمار رحمتیں بے حد برکتیں ہمارے علمائے کرام پر کہ یہ کچھ دیکھتے اس طائفہ کے پیر سے بات بات پر سچے مسلمانوں کی نسبت حکمِ کفر و شرک سنتے ہیں' بایں ہمہ نہ شدتِ غضب و دامن احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی ہے نہ قوتِ انتقال حرکت میں آتی' وہ اب تو یہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ لزوم والتزام میں فرق ہے اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات' ہم احتیاط برتیں گے' سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے' اھ

مختصراً۔

رابعاً ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار دیکھئے کہ بار اوّل ۱۳۱۷ھ کو عظیم آباد میں چھپا' اس میں صفحہ ۱۰ پر لکھا ہم اس باب میں قول متکلمین اختیار کرتے ہیں ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اُسے کافر نہیں کہتے۔

خامساً اسمٰعیل دہلوی کو بھی جانے دیجئے' یہی دشنامی لوگ جن کے کفر پر اب فتویٰ دیا ہے جب تک ان کی صریح دشنامیوں پر اطلاع نہ تھی مسئلہ امکانِ کذب کے باعث ان پر اٹھتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے سبحٰن السبوح میں بالآخر صفحہ ۸۰ طبع اوّل پر یہی لکھا کہ حاشا اللہ حاشا اللہ ہزار ہزار بار حاشَ للہ میں ہر گز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا' ان مقتدیوں یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگر چہ ان کی بدعت وضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ (اسمٰعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے اہلِ لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکمِ اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے۔فان الاسلام یعلو ولا یعلی علیه.

مسلمانو مسلمانو! تمہیں اپنا دین وایمان اور روزِ قیامت وحضورِ بارگاہ رحمٰن یاد دلا کر استفسار ہے کہ جس بندۂ خدا کی دربارۂ تکفیر یہ شدید احتیاط یہ جلیل تصریحات اس پر تکفیر تکفیر کا افتراء کتنی بے حیائی' کیسا ظلم' کتنی گھنونی ناپاک بات' مگر محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اور وہ جو کچھ فرماتے ہیں قطعاً حق فرماتے ہیں اذالم تستحی فاصنع ماشئت جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

بے حیا باش وآنچہ خواہی کن

مسلمانو یہ روشن ظاہر واضح قاہر عبارات تمہارے پیشِ نظر ہیں۔جنہیں چھپے ہوئے دس دس اور بعض کو سترہ اور تصنیف کو انیس سال ہوئے (اور ان دشنامیوں کی تکفیر تو اب چھ سال یعنی ۱۳۲۰ھ سے ہوئی ہے جب سے المعتمد المستند چھپی) اِن عبارات کو بطورِ نظر فرماؤ اور اللہ ورسول کے خوف کو سامنے رکھ کر انصاف کرو یہ عبارتیں فقط ان مفتریوں کا افتراء ہی رد نہیں کرتیں۔ بلکہ صراحۃً صاف صاف شہادت دے رہی ہیں کہ ایسی عظیم احتیاط والے نے ہرگز ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا جب تک یقینی قطعی واضح روشن جلی طور سے ان کا صریح کفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ ہولیا جس میں اصلاً اصلاً ہرگز ہرگز گنجائش کوئی تاویل نہ نکل سکی کہ آخر یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو ان کے اکابر پر ستر (۷۰) ستر (۷۰) وجہ سے لزومِ کفر کا ثبوت دے کر یہی کہتا ہے کہ ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے اہلِ لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک کہ وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکمِ اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل باقی نہ رہے۔ یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو خود ان دشنامیوں کی نسبت (جب تک ان کی دشنامیوں پر اطلاع یقینی نہ ہوئی تھی) اٹھتر (۷۸) وجہ سے بحکم فقہائے کرام لزومِ کفر کا ثبوت دے کر یہی لکھ چکا تھا کہ ہزار ہزار بار حاشَ للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا۔ جب کیا ان سے کوئی ملاپ تھا اب رنجش ہوگئی؟ جب اِن سے جائداد کی کوئی شرکت نہ تھی اب پیدا ہوئی؟ حاشا اللہ مسلمانوں کا

علاقہ محبت وعداوت صرف محبت وعداوتِ خدا اور رسول ہے۔ جب تک ان دشنام دہوں سے دشنام صادر نہ ہوئی' یا اللہ و رسول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی اس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا' غایت احتیاط سے کام لیا حتیٰ کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح پر ان پر کفر لازم تھا مگر احتیاطاً ان کا ساتھ نہ دیا اور متکلمین عظام کا مسلک اختیار کیا۔ جب صاف صریح اِنکار ضروریاتِ دین ودشنام وہی ربّ العالمین وسیّد المرسلین ﷺ اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمہ دین کی تصریحیں سُن چکے کہ **من شک فی عذابہ و کفرہٖ فقد کفر** ترجمہ: ''جو ایسے کے معذب وکافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے''۔ اپنا اور اپنے بھائیوں عوامِ اہلِ اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا لاجرم حکم کفر دیا اور شائع کیا **وَ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ**.

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا○

ترجمۂ کنزالایمان: اور فرماؤ کہ حق آیا باطل مٹ گیا بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا۔ (بنی اسرائیل ۸۱)

لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: کچھ زبردستی نہیں دین میں بے شک خوب جدا ہو گئی ہے نیک راہ گمراہی سے۔ (البقرۃ ۲۵۶)

یہاں چار مرحلے تھے:

۱۔ جو کچھ ان دشنامیوں نے لکھا چھاپا ضرور وہ اللہ ورسول جل وعلاو ﷺ کی توہین ودشنام تھا۔

۲۔ اللہ ورسول عزوجل و ﷺ کی توہین کرنے والا کافر ہے۔

۳۔ جو انہیں کافر نہ کہے' جو اِن کا پاس لحاظ رکھے جو اِن کی اُستادی یا رشتے یا دوستی کا خیال کرے وہ بھی ان میں سے ہے' ان ہی کی طرح کافر ہے' قیامت میں اِن کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا۔

۴۔ جو عذر ومکر جہال وضلال یہاں بیان کرتے ہیں۔ سب باطل وناروا اور ہوا ہیں۔ یہ چاروں بحمد اللہ تعالیٰ بروجہ اعلیٰ واضح روشن ہوگئے جن کے ثبوت قرآنِ عظیم ہی کی آیاتِ کریمہ نے دیئے۔ اب ایک پہلو پر جنت وسعادت سرمدی' دوسری طرف شقاوت وجہنم ابدی ہے' جسے جو پسند آئے اختیار کرے مگر اتنا سمجھ لو کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا دامن چھوڑ کر زید وعمرو کا ساتھ دینے والا کبھی فلاح نہ پائے گا' باقی ہدایت رب العزت کے اختیار میں ہے۔ بات بحمد اللہ تعالیٰ (عزوجل) جو ذی علم مسلمان کے نزدیک اعلیٰ بدیہیات سے تھی مگر ہمارے عوام بھائیوں کو مہریں دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے' مہریں علمائے کرام حرمین طیبین سے زائد کہاں کی ہوں گی جہاں سے دین کا آغاز ہوا اور بحکمِ احادیث صحیحہ کبھی وہاں شیطان کا دور دورہ نہ ہوگا۔ لہٰذا اپنے بھائیوں کی زیادتِ اطمینان کو مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ کے علمائے کرام ومفتیانِ عظام کے حضور فتویٰ پیش ہوا جس خوبی وخوش اُسلوبی وجوشِ دینی سے اِن عمائد اسلام نے تصدیقیں فرمائیں۔ بحمد اللہ تعالیٰ (عزوجل) کتاب مستطاب حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین میں گرامی بھائیوں کے پیشِ نظر اور ہر صفحہ کے مقابل سلیس اُردو میں اِس کا ترجمہ مبین احکام وتصدیقاتِ اعلام جلوہ گر۔

الٰہی! اسلامی بھائیوں کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرما اور ضد و نفسانیت یا تیرے اور تیرے حبیب کے مقابل زید و عمرو کی حمایت سے بچا صدقہ محمد رسول اللہ ﷺ کی وجاہت کا آمین آمین آمین۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَکْمَلُ السَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ ط